www.1001Fun.com

Respected Urdu Lover,

Greetings and Welcome,

Our mission is to upload 1,001 Free Urdu Novels by 2010. You can help us by

- (1) Composing some pages of the upcoming Novels
- (2) Emailing this Novel to your 50 friends.

For more details please visit now: www.1001Fun.com

:: Our Special Thanks to ::

www.OneUrdu.com
www.PakStudy.com
www.UrduArticles.com
www.UrduCL.com
www.NayabSoftware.com

اردوپسندول کوآ داب اورخوش آمدید

ہمارامشن دو ہزار دس (2010) تک ایک ہزارایک (1,001) مفت اردوناول آن لائن کرنے کا ہے۔ آپ اردو سے محبت کے اس مقدس مشن میں ہمارے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔ ﴿ 1﴾ آئندہ ناول کے چند صفحات کی کمپوزنگ کرکے ﴿ 2﴾ یہ ناول اپنے بچاس مقدس من میں کو ای میل کرکے۔ ﴿ 2﴾ یہ ناول اپنے بچاس (50) دوستوں کو ای میل کرکے۔ ﴿ 2﴾ مزید تفصیلات کے لیے ابھی وزٹ سیجے۔

wwww.1001Fun.com

1,001 Free Urdu Novels www.1001Fun.com

تاريخًا غاز:28 05 208 2008

.productionproactivesthe:by



شایداس کا منه کھلا ہوا تھا۔اس کئے بوچھاراسےاپنے حلق میں اترتی ہوئی محسوس ہوئیاور وہ کھانس کرتھو کنے لگا۔

ارر۔۔۔۔ چہاس نے بچکاری میز پر بھینک کرسلمان کی پیٹے ٹھوکنی شروع کر دیکھر بولا۔ ٹھرو ٹھرو

دوسرے ہی لیحے میں اس نے بڑی پھڑتی سے کاغذی ایک بتی بنائی اور سلمان کے سرکو پکڑ کراس کے ناک میں بتی کرنے لگا۔۔۔اب اس بیچارے پرچھینکوں کا دوڑہ پڑگیا۔ پیکیاصاحب۔۔۔۔ارے میرا۔۔۔۔ آچھیں آچھیں نگلی کہ نہیں عمران نے بڑی سنجیدگی سے فرش پر پچھ تلاش کرتے ہوئے پوچھا۔ کیانگلی

مکھی عمران سر ہلا کر بولا۔

آپ نے میرے هلق میں فلٹ مارا تھا۔ مکھی تھی سلمان کے بچے۔۔۔کھی میرے حلق میں سلمان نے بسور کریو چھا۔

ناول كا آغاز

عمران کی زندگی میں شاید کوئی لمحہ ایسا آیا ہو جب اس نے اپنے اپ کو بریکار محسوس کیا ہو ہر وقت کچھ نہ کچھ کرنے کی عادت ۔عادت نہیں ضرورت کہلاتی ہیں بعض آدمیوں کا اعصابی نضام ہی کچھ اس طرح کا ہوتا ہیکہ حرکت کے بغیر انہیں سکوں نہیں ملتا۔ سکون سے زیادہ بہتر لفظ تسکین ہوسکتا ہے لہزاایسے آدمیوں سے کچھ نہ کچھ کرتے رہنے کی عادت کو عادت نہیں بلکہ ضرورت کہیں گ

عمران کواس وقت کوئی کام نہیں تھا اس تو مکھیوں کے بیچھے پڑ گیا تھااس کے ہاتھ میں فلٹ کی پچکاری تھی اوروہ دیوار پربیٹھی ہوئی مکھیوں پرتاک تاک کرنشانے لگار ہاتھا۔

ا جا نک فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے جھنک مین فلٹ کی دو جار بو چھاریں ٹیلی فون پر

بھی دے ماریں پھرریسیوراٹھا کرمردہ سدی آ واز میں بعلا۔ ہیلو۔

ہیلو۔۔۔۔ڈار۔۔۔۔لنگد وسری طرف سے بڑی سریلی آ واز آئیاور عمران ایک طویل سانس لے کررہ گیا۔یہ وہی لڑکی تھی جواکٹر اسے فون پر چھٹرتی تھی۔عمران نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔کہاں رہتی ہے۔۔۔۔اوراس کے پیچھے کیوں پڑگئی ہے۔

ہیلوڑ ئیرسٹ۔۔۔۔دوسری طرف سے پھرآ وازآئی۔

را نگ نمبر پلیز عمران نے بڑا سا منہ بنا کر کہا۔ہوسکتا ہیکہ ڈادلنگ اور ڈئیرسٹ میں پڑوسی ہوں کیکن ان سے میری پہیان ہیں ہے ہزار بارسمجھادیا ہیے کہ مجھے گوشت میں بھی بوٹیاں نہ پسند ہیں

بغير بوٹيوں كے شور باكيسے تيار ہوگا صاحب

اب پیچی کمیں بتاؤں ابے تواسی وقت خودکشی کرلے۔۔۔ ہاں۔۔۔

فون کی گھنٹی پر بجی اور عمران دھاڑتا ہواریسیور پوٹوٹ پڑا۔

سن رہا ہوں اس نے ضیلی آواز میں کہا۔ بار بار ہیلو کہنے ک ضرورت نہیں ہے

عمران ڈارلنگ غصے میں ہوکیا دوسری طرف سے اسی لڑکی کی آ واز آئی۔

غصے منہیں اپنے کمرے مٰں ہوں۔۔۔۔میرانام عمران ڈارلنگ نہیں۔۔۔علی عمران

ہے۔۔۔عمران ڈارلنگ کا فون نمبر کچھاور ہوگا۔

تم اس وقت کیا کررہے ہو۔

مکھیاں مارر ہاہوں

يهال آجاؤ۔۔۔۔

تو کیاعمران ڈارلنگ کسی مجھر کا نام ہے۔جوریسیور مین گھس کرتم تک پہنچ جائے گا

تمھاراموڈ خراب معلوم ہوتا ہے

ہاں یہی بتاہیآ ہا گھروتم عورت ہی ہونازرا مجھے بتاؤ کہ بوتیوں کے بغیر شور باتیار ہوسکتا ہیا

نهيں۔

کیا بکواس لے بیٹھے تم ڈارلنگ ۔۔۔۔ آج موسم بڑاخوشگوار ہے

یقیناً تھی ورنہ میرا ہاتھ دروازے کی طرف کیوں گھوم گیا تھاعمران نے احتقانہ انداز میں۔

صاحب میری ایک بات سن لیجئے سلمان بولا۔ دوبا تیں سناؤ مگر گھرو پہلے کھی نگل جانے دوور نہ وہ ایک بھی نہ سنانے دے گ میں اب خودکشی کرلوں گا۔۔۔سلمان پھر بسور نے لگا۔ ابے اس سے زیادہ آسان نسخہ بیر ہے گا کہ جاسوسی ناول لکھنا شروع کردے

1

خودکشی کرلوں گا۔۔۔۔یا پھرنہ کروں گا۔

دو پہر کے کھانے سے پہلے تم خدکشی نہیں کر سکتے سمجھے عمران نے گھیلی آواز میں کہا۔اس کے بعد ہوسکتا ہے کہ میں بھی تمھاراساتھ دول۔

آپ کیوں ساتھ دیں گے

آج کل جبیبا کھانامل رہاہے اس سے بہتر بیہے کہ میں خودکشی کرلوں۔ نہ زندہ رہوں گا نہ کھانا کھاوں گا۔

کیا خرابی ہے کھانے میں ایک خرابی ہوتی ہیا بے تو ہمیشہ شور بے میں بوٹیاں لگا دیتا ہے

کیپٹن فیاض ہیں وہاں عمران نے پو چھا۔

ہے لیکن تم جلدہ کر

ابھی حاضر ہوا جنابعمر ان نے کہا۔ پھر دوسری طرف سے سلسلہ منطقع ہوئے بغیر ریسیور رکھ کرسلمان سے بولا ۔ کیامیں نے ابھی تک کپڑ نے ہیں تبدیل کئے

نہیں جناب

كيون نهيں كئے عمران اس طرح گلا پھاڑ كر بولا جيسے وہ اب معاملے مين حارج ہوا ہو

آپ کیڑے بھی تبدیل نہیں کر تیسلمان بولا۔

پہلے کیوں نہیں بتایا تھا عمران غرایا

آپ کو کہیں بہت جلد پہنچنا ہے

اتنی در بع بتایا ہے تم نے سروعمران مکا تان کر دوڑا۔

اب آپ اور در کررے ہیں سلمان پیچیے ہٹما ہوا بولا۔

ہاں ٹھیک ہے جاؤمیرا کوٹائھالاؤعمران اس طرح تھر گیا جیسے بچے مچے بیہ بات پہلے

اسے مجھ میں نہآئی ہو

سلمان ان باتوں کا عادی ہو گیا تھا۔اگراہے کوئی ہزارروپے ماہوار بھی دیتا تو وہ عمران کو

www.1001Fun.com

کیا آج موسم خوشگوارہے عمران نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کرسلمان سے بوچھا۔ سلمان بڑے مغموم انداز میں سر ہلا کررہ گیا۔

ہیلوعمران نے ماؤتھ بیس میں کہا۔ ہاں سلمان کا بھی یہی خیال ہے۔

کیا بے پر کی اڑار ہے ہوڈ ئیرسٹ

يردارخود ہى اڑتى چرتى ہیں میں کیااڑاؤں

لڑکی نے کچھاور کہنا جا ہا تھالیکن عمران نے سلسہ منطقع کر دیا پھرمیز کے پاس سے ہٹادی

تھا کہ گھنٹی دوبارہ بجی۔۔۔۔اورعمران دانت پیس کرفون پرٹوٹ پڑا۔

ارے اب پہچھا بھی چھوڑ ومیراعمران چیجا ورنہ مٰں تمھارے باپ کا پتالگا کر انہیں دن

میں پچھتر دفعہ فون کرا کروں گا

کیادوسری طرف سے مردانہ آواز آئیکون بول رہاہے

ارر۔۔۔ہیا عمران کے ہونٹ مضبوطی سے بند ہو گئے

ہیلو۔۔۔۔دوسری طرف سے آواز آئی۔کون ہے فون پر

میں عمران بول رہا ہوں جنابعمران نے کہاس نے محکمہ خارجہ کے سیکٹری سر سلطان کی

آ واز پہچان کی تھی

عمراتم فوراً تفرین اسٹریٹ کی جوزف لاج میں پہنچوکس نے کرنل جوزف کوتل کر دیا ہے

∳Page 5

عمران کوبھی انہوں نے پریس ریپورٹر مجھ کر لال پیلی آئکھیں دکھایئی تھیں لیکن عزان وہیں جمران کوبھی انہوں نے پریس ریپورٹر مجھ کر لال پیلی آئکھیں اسے پہچانے نہیں تھیلہزاان کی آئکھوں سے شبہ جھا تکنے لگا۔۔۔ان میں سے ایک شاید جوخود کو بہت عقل مند سمجھتا تھا۔ بولا۔

کیوں کیا مطلب ہے

مطلب ۔۔۔۔یارمطلب آج تک میری مجھ میں نہیں آیالیکن کوئی ایسی صورت نکالوکہ میں اندرین پنج سکوں۔

کانٹیبل کچھ کہنے ہی والاتھا کہ اندر سے سرسلطان کا پرسنل سیٹری آتا دکھائی دیا۔
اوہ آپ یہاں کیوں رک گئے ہیں صاحب آپ کے منتظر ہیں۔اس نے عمران سے
کہا۔اورکانٹیبل بوکھلا گئے اب انہیں معلون ہوا کہ جس کے داخلے کے لئے ان سے کہا گیا تھا
وہ یہی

بيوقوف آ دمي تھا۔

اندرکیبین فیاض کی آ وازعمران کوسب سے پہلے سنائی دی وہ بڑے جوش وخروش سے غالبًا وقوفے پراظہار خیال کررہے مسلکین عزام پر نظر پڑتے ہی اس کی آ واز ڈھیلی پڑگئ تھی۔۔۔۔ ۔ پولیس آ فیسروں کے علاوہ وہاں خارجہ کے آ فیسر بھی موجود تھییہ چیز عمران کے لئے باعث تشویش تھیسر سلطان کی موجودگی کے لئے تو یہی جواز کافی تھا کہ وہ کرنل جوزف کے گہرے

چیور کرنہ جا تاعمران ایساہی دلچیپ آقاتھا۔۔۔ یہی نہیں بلکہ وہ شاہ خرچ اور فیاض دل بھی تھااس کی ساری رقومات سلمان ہی کی تحویل میں رہتیں تھیں اور گھریلوا نیضا مات کے معاملے میں وہ سیاہ سفید کا مالک تھا۔

عمران جلدی جلدی لباس تبدیل کر کے باہر آیا۔۔۔۔گراج سے کار نکالی اور تھٹین اسٹرٹ کی طرف روانہ ہو گیا کائل جوزف جس کے تل کی اطلاع اسے فون پر ملی تھی کوئی غیر معروف آ دی نہیں تھا شہر میں ایسی عسایئوں میں ایسا مالدار آ دمی اور کوئی نہیں تھالیکن اس کے قتل پر عمران کو چیرت بھی نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ اس کے بہتیرے اعزاہ اس کی دولت کے امیدوار تھے۔۔

کرنل جوزف لا ولد تھااور جوزف لاج میں اپنے چند ملاز مین کے ساتھ رہتا تھا۔ عمران کواس بات کا بھی علم تھا کہ سر جوزف اور سرسلطان آپس میں گہرے دوست تھے۔

جوزف لا ھر بہنچ کرعمران نے محسوں کیا کہ وہ سرسلطان کواپی آمد کی اطلاع دئے بغیراندر نہیں داخل ہو سکے گا کیونکہ صدر دروز بے پر سخت قسم کا پہرہ تھااور شاید کچھ دیریبل پولیس کاسٹیبل پریس کے ساتھ بہت بڑابرتا وَ کر چکے تھے۔

سکے گا کیونکہ صدر دروزے پر شخت قتم کا پہرہ تھااور شاید کچھ دیر قبل پولیس کاسٹیبل پریس کے ساتھ بہت بڑا ہرتا ؤ کر چکے تھے۔ عمران سواليه نظرون سے انہيں ديڪ تار ہا۔

میرامطک ہے کہ فیاض پہلے ہی بہت کان کھا چکا ہے۔۔۔اوراب طریقہ آل پر

يجه بھی نہيں ساجا ہتا۔۔۔۔ مجھے قاتل جا بئي

كرنل جوزف كامحكمه خارجه سے كياتعلق تھا دفعتاً عمران نے سوال كيا۔

تچھ بھی نہیں وہ میرادوست تھا۔

ہوسلہز اوہ آپ کے ماتحت آفیسروں کا دوست کسی طرح نہیں ہوسکتا۔

كيامطلب

آپ کے علاوہ دوسرے آفیسروں کی موجود گی حیرت انگیز ہے۔

غيرضرورى باتنين نهكرو

یه معلوم کئے بغیر میں قاتل یا قاتلوں تک پہنچ نہیں سکوں گا

مین تمهاری با تین نہیں سمجھ یا یا زراوضاحت کرو۔

محكمه خارجه سے اس كاكياتعلق تھا عمران نے اپنا پہلاسوال دہرایا۔

سرسلطان کچھنہیں بولے۔۔۔۔وہ کچھسوچنے لگے۔تھوڑی دیر کے بعدانہوں نے کہاتم نے ابھی کہاتھ کے انسان کرے میں نہیں ہوا آخرتم کس بنایر کہ سکتے ہو

www.1001Fun.com

دوست تھیلیکن ان کے محکمے کے دوسری آفیسروں کی موجودگی کا کیا مطلب ہوسکتا ہے۔۔۔۔ ۔وہ سب اس کمرے کے سامنے کھڑے تھا جہاں لاش موجودتھیسر سلطان نے عمران کواپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

یہ کرنل جوزف کی خواب گاہ تھی اور شاید اسے سوتے وقت وتل کیا گیا تھا کیونکہ لاش مسہری پر پڑی تھیا ور سرسلطان پہلے ہی فون کر کے بتا چکے تھے کہ لاش کواپنی جگہ سے ہٹایا نہیں گیا۔۔۔اس کے بائیں پہلو پر خیخر دستے تک پہوست تھا شاید اسے تڑ پنے کی بھی مہلت نہیں ملی تھی کیونکہ بستر زیادہ شکن آلودہ نہیں تھالاش دائی کروٹ پر پری ہوئی تھی مران تھوڑی دریتک کھڑ الاش کود کھتار ہا پھرا کی طویل سانس لے کرگلو گیرآ واز میں بولا۔

خداالیی موت سب کونصیب کرے

سر سلطان اس کی طرف مڑیلیکن ان کی آئکھوں سے حقارت آمیز غصہ بھانپ رہا تھاشاید وہ اس وقت اس کی بے تکی باتیں سننے کے موڈ میں نہیں تھے عمران فوراً ہی سنجل کر بولا۔

پیتہیں قاتلوں نے بیڈھونگ کیوں رطایا ہے

ڈھنگ ۔۔۔ کیامطلب

کرنل جوزف کاقتل اس کمرے میں نہیں ہوا۔۔۔ مجھے یقین ہے عمران نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ايك بھىنظرنېين آتا

سرسلطان نے بوکھلا کر جاروں طرف دیکھا اور پھرعمران کی طرف دیکھنے لگے۔

کیامیں نے غلط کہا تھاعمران نے بوچھا۔

عمران سنجیر گی سیہاں بیہ بات قابل غور ہے

وہ تچھلی رات جہاں سے بھی یہاں تیک آیا ہوگا ننگے پاؤں ہی آیا ہوگالیکن اس کے

تلوے میلے ہیں تھے۔۔۔۔ابیامعلوم ہوتاتھا کہ جیسے اس کے پیرز مین پر پڑے ہی نہ ہوں

سر سلطان کچھاس انداز میں چاروں طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں کرنل جوزف کے

پیر وں یاسلیبر کی تلاش ہو

عمران پھرلاش کے پاس جا کر خنجر کے دستے پر جھک بڑا تھا۔اسے دیکھتے دیکھتے وہ

آ ہا۔۔۔۔ بیخبر۔۔۔۔ پھروہ سیدھا کھڑا ہوکر آ ہستہ سے بولا۔ بیخبرکسی عورت کا ہے ہاں۔۔۔۔ شاید۔۔۔۔ ہوسکتا ہیاس پرمیمی بڈ فورڈ کندہ ہیسر سلطان بولے۔

اورمیمی کسی عورت ہی کا نام ہوسکتا ہے عمران نے کچھ سوطتے ہوئے کہا۔لیکن خودمیمی ہی

نے اسے استعال نہیں کیا ہوگا ورنداتنی لا پرواہی سے اسے یہاں نہ چھڑ جاتی۔

ہوسکتاہے کہ وہ اسے نکالنے مین کا میاب نہ ہوئی ہو

وہ اسے دستے تک بھی کھونینے میں کامیاب نہیں ہوسکتیمران بولا میں ٹھنڈی لاش کی

لاش کی حالت یہی ظاہر کرتی ہیوہ دائن کروٹ سویا ہوا تھالہزا قاتل نے نہایت آسانی سے بائیں پہلومیں خنجر غاردیا۔اور پھر کرنل جوزف کو پہلوبد لنے کی مہلت نال سکیآ پخودہی سوچئے کہ کیا کرنل اتنا کمزور آ دمی تھا کہ خنجر لگنے کے بعد سیدھا بھی نہ ہوسکا

وہ بہت پیتا تھا سر سلطان نے کہا۔ ہوسکتا ہے کہ زیادہ نشے کی حالت میں سویا ہوا ہوا کثر دیکھا گیا ہے کہ نشے میں قتل کئے جانے والے دوسری سانس بھی نہیں لے سکے

عمران نے جواب میں کچھنہیں کہا۔۔۔۔وہ شاروں طرف نظر دوڑار ہاتھا۔۔۔ایک باروہ لاش کے قریب بھی گیا۔۔۔۔اس کے پیروں کے تلوے دیکھے۔۔۔۔اور پھرسر سلطان کے قریب واپس آگیا

اگر کرنل نشے میں تھا تو۔۔۔۔اوہ مگر جانے دیجئے۔۔۔۔آپ منطقعی بحظوں میں مت الجھئے۔میں اب کچھنیں کہوں گا۔۔۔۔مگر۔۔۔۔ مجھے یہ کیسے معلوم ہوا تھا کہ پچپلی رات کرنل کہاں کہاں رہا تھا۔

تم کہوجو کچے کہنا جا ہتے ہوسر سلطان نے مضطربانہ انداز میں کہا

میں بیوض کرنا چاہتا ہوں کہ کرنل جوزف بالکل گنوارتھا۔۔۔لیکن جادوگرتھا۔۔۔

ز مین پر پیزنهیں رکھتا تھا۔۔۔۔ہوا میں اڑتا تھا۔۔۔۔اور۔۔۔

تمھاری بکواس سننے کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہیسر سلطان جھلا گئے

اگر ننگے پیزئییں چلتا تھا تواس کے سلیپر یا جوتے کہاں ہیں مجھے تو یہاں اس کمرے میں

تمھاری صلاحتوں کا امتحان ابھی مقصود ہیسر سلطان نے مسکرا کر کہااور ہنتے ہوئے کمرے سے چلے گئے

پھرعمران بھی باہرنکل آیا کیبٹن فیاض ابھی موجود تھا اور وہ عمران سے قطعی بے تعلق ہور ہا تھا۔۔۔۔۔جیسے بھی کسی کی جان پطان ہی نہ ہوعمران بھی وہاں سے نکلا جلا گیا

اپنے فلیٹ میں پہنچ کراس نے جواباً نافٹر واٹر کوفون کیا

لیں سر دوسری طرف ہے آ واز آئی۔

تھرٹین اسٹریٹ کی جوزف لاج مین کرنل جوزف کا قعل کردیا گیا پیچھلی راتتم جانتی ہونا کرنل جوزف کو۔۔۔۔وہی جوملٹری کے ٹھیکے لیتا تھا

جہ ہاں جنابمین اسے جانتی ہوں اور میرے لئے اس کا قتل باعث ضیرت بھی نہیں ہیکو نکہ وہ ایک عیاش طبع آ دمی تھا اکثر اس کے رقیبوں سے اس کا جھگڑا ہوتار ہتا تھا

یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے جولیعمر ان نے ٹھنڈی سانس لے کر کہاا ب محکمہ جارجہ کو ملک بہت بڑی مصیبت ہے جولیعمر ان نے ٹھنڈی سانس کے دقتوں کے عاشق ملک بھر کے رقیبوں کی فہرست بنانا پڑے گیز مانہ بہت ترتی کر گیا ہیان کے وقتوں کے عاشق ٹھنڈی آ ہیں بھڑا کرتے تھے۔ پڑھے لکھے ہوئے دوچا رشعر کہ لئے ۔ رقیبوں سے شکایت ہوئی تو دبی آ واز میں محبوب کی بے رخی کا شکوہ کرلیا۔ بات ختم ۔ گر آج کے عاشق رقابت میں چھڑا مار دیتے ہیں لہز ااب پولیس کے لئے نیامسئلہ پیدا ہوگیا ہیا ور

سكتا ہے كهاس سلسے ميں كوئى نئے قوانين بھى وضع كعنے پڑيں مثلاً عشقاق كوقانون مجبور

بات كرر ما مون

مصندًى لاش كيا مطلب.

میں بیر کہنا جاہ رہا ہوں کہ کسی ایسی لاش کے پہلو میں جوٹھنڈی ہودستہ غارنہ آسان بات بں ہے

تم کیا کہنا چاہتے ہو۔

یمی کہ بیخ الش تھنڈی ہونے کے بعد ہو کھونیا گیا ہیہو سکتا ہے کہ اصل مجرم میمی بڈفورڈ کو پھنسانا حابتا ہو

کیکن بیخونسر سلطان نے بستر پر بھیلے ہوئے خون کی طرف اشارہ کیا۔کیالاش تھنڈی ہو جانے کے بعداییاممکن ہے

بالکل ممکن ہے جنا بیوسٹ مارٹم کی رپورٹ اس کی کہانی بھی سنا دے گیمیر ادعوی ہے کہ اس خون کا تعلق اس لاش سے ہرگز نہیں ہوسکتا

سرسلطان کیجھ بیں بولے

عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا۔ لاش اٹھوا دیجئیمکان مقفل ہوجانا چاہمیئیآج رات ایکس ٹو کے آ دمی اپنے طور پر یہاں کام کریں گیبشر طیکہ اس واقعے کا تعلق محکمہ ضارجہ سے بھی ہو سرسلطان نے عمران کو گھور کر دیکھا مگر کچھ نہ بولے آپ مجھ سے کچھ چھیارہے ہیں عمران پھر بولا۔ لئے کیا تھا۔

عمران شام تک اس کیس کے مختلف پہلوں پرغور کرتار ہا قریباً پانچ بجے تک ارادہ تھا کہ جوفز کے حلقہ احباب سے اس کے متعلق بچھ معلومات حاصل کریلباس وہ تبدیل ہی کرر ہاتھا کہ فون کی گھنٹی بجیاس کا خیال تھا کہ کیپٹن فیاض کا فون بع گالیکن اس کا بیہ خیال غلط تھا کیونکہ دوسری طرف سرسلطیان تھے

عمرانوہ کہ رہے سیمیمی بڑفورڈی نفیناً اہمیت رکھتی خاتون ہے اس کے متعلق بہت کچھ مواد ہمیں اس سے زیادہ اس کے بارے مٰس کچھ ہیں جانتا کیونکہ ایک اتفاقعہ اورغیر متوقع شہادت کارخ ایک بالکل ہی مختلف سمت موڑ دیا ہے مگراب میں

سوچتا ہوں کہ ہوسکتا ہے کہ محکمہ خارجہ کے توجہ اسی طرف غیر ضروری ہو مجھے معلوم ہوا ہے کہ جوزف ان دنوں کسی عورت کے معاملے میں الجھا ہوا تھا۔۔۔ہیلو۔۔۔۔تم سن رہے ہو جی معلوم کے معاملے میں الجھا ہوا تھا۔۔۔ہیلو۔۔۔۔تم سن رہا ہوں اور بیا بھی سیچ رہا ہوں کہ آہ محظ جوزف کے دوست ہونے کے ناطے دلچین نہیں لے رہے تھے ناطے دلچین نہیں لے رہے تھے

تمھارا خیال میچے ہے ابتم اس کے متعلق سوچنا بھی چھوڑ و۔ ویسے فیاض کوٹٹو لنے کی کوشش کرو۔۔۔۔ مجھے حالات سے مطلع کرو۔ پھر میں بتاؤں گا کہ محکمہ خارجہ کی دخل اندازی ہے کنہیں۔

بهت بهتر جنابعمر ان بولا اور دوسري طرف سے سلسه منطقع كر ديا گيا۔

کیا جیکیہ وہ اپنے علاقے کے تھانوں میں اپنے ور اپنے رقیبوں کے نام درج کروائے۔کیوں۔۔۔۔بہنسومت۔۔۔۔۔اچھا سنوآج رات جوزف لاج کی تلاثی لو۔ایبی شہادتیں تلاش کرنے کی کوشش کروجس سے اس واردات پرروشنی بڑسکیو ہاں تعصیں یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ سی میمی بڑفورڈ سے بھی اس کے تعلق تھے۔
مگر جنا باس قبل کا محکمہ خراجہ سے کیا تعلق ہے۔

جولی۔۔۔۔عمران نے دفعتاً سخت کہے میں کہا۔ جنابدوسری طرف سے مہی ہوئی آ واز آئی۔ شمصیں اس سے کوئی سرو کارنہیں ہونا چاہیئے۔

میں معفی چاہتی ہوں جناب۔

عمران نے مزید کچھ کے بغیرسلسہ منطقع کردیا۔

کیس پیچیدہ تھااس کئے اسے سوچنے پر بھی مجبور ہونا پڑا۔۔۔۔۔اگر وہ خبر کسی میمی بڑفورڈ برقل کا الزام رکھنے کے لئے تھا تو کیس میں کوئی پیچیدگی نہیں تھیلیکن اگر کسی میمی بڑفورڈ کا وجود ہی ثابت نہ ہوسکا تو قاتلوں کا بیرو بیغور طلب تھا۔۔۔۔ کیا بیضر وری تھا کہ وہ اس کی لاش کوخواب گاہ میں پہنچا کر اس کا لباس تبدیل کر وائیلیکن پوسٹ مارٹم ہونے پر بھی بیہ بات پوشیدہ نہ رہتی کہ موت خبخر گلنے سے نہیں واقع ہوئی تھی۔۔۔۔ایی صورت میں یا تو قاتل اناڑی تھا یا بہت چالا کچالاک اس صورت میں کہ اس نے بیسب کچھ پولیس کو الجھانے کے اناڑی تھا یا بہت چالا کچالاک اس صورت میں کہ اس نے بیسب پچھ پولیس کو الجھانے کے

کہو۔۔۔۔کیابات ہے عمران نے کاؤنٹر پر کہنیاں ٹیکتے ہوئے آ ہستہ سے کہا۔ مٰن ہزاروں بارمینجر کوآگاہ کر چکاتھا کہ ایک نہ ایک دن خفیہ پولیس والے یہاں ضرور آئیں گیاہتے ہاتھ صاف رکھو

ہمارے ہاتھ بالکل صاف ہیں جناب۔۔۔۔۔بارمین مسکرا کر بولا۔وہ دونوں صاحبان تو کسی میمی فورڈ کو بارے میں پوچھرہے تھے۔

ہائیں

۔۔۔میمیفورڈ کے متعلقعمر ان نے حیرت ظاہر کیجالانکہ۔۔۔میمی بڈ فورڈ۔۔۔۔
جی ہاں بار مین جلدی سے بولا۔ پہتنہیں کب کی مرکھپ گئیا س زمانے کے دوویٹر یہاں
اب بھی ہیں وہ خود بھی اس کے جنازے میں شریک ہوئے تھے

اور کیا عمران سر ہلا کر بولا۔ گرمیمی کے متعلق وہ کیا بوچھ رہے تھے۔۔۔۔۔وہ تو بڑی اچھی لڑکی تھی۔۔۔۔۔ایسی نہیں تھیکہ خفیہ پولیس والوں کواس کے بارے میں بوچھ کچھ کرنی پر تی ۔۔۔۔کیوں

میں نے دیکھاہے جنابلیکن سناہے کہ وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔اور کلب کے ستقل ممبروں کی تعداداس کی وجہ سے پڑھ گئ تھی

آه ۔۔۔۔ بال ۔۔۔۔ مجھے یا دہے۔۔۔ عمران بولا بہت خوبصورت تھی ۔۔۔۔اور

عمران کی دلچینی بڑھ گئے تھیاب اگر محکمہ خارجہ اس کیس میں دلچینی نہ لیتا تو عمران کی دلچینی برقر اررہتی۔۔۔۔یوں بھی آج کل اس کے پاس کام نہیں تھا پہلے اس نے سوچا کے فیاض کوفون کرے پھراس نے ارادہ ترک کر دیا۔وہ سوچ رہا تھا کہ فیاض اس کیس کے سلسے میں اس سے بھا گئے کی کوشش کر رہا ہمیلہز ااگر وہ گھر مین موجود بھی ہوتو وہ اس کو اپنی موجودگی کی اطلاع ہرگر نہیں دی گاس نے فون پر ہی دوسرے ذرائع سے اس کے متعلق پوچنے کا فیصہ کیا اوروہ کا میاب بھی ہوگیا۔ کیپٹن فیاض اس وقت ٹپ ٹاپ نا یکٹ کلب میں موجود تھا۔ عمران نے اپنی ٹوسٹیر سنجالی اور وہ ہیں جا پہنچا

فیاض ہال میں موجود تھا اور اس کے ساتھ اسی کے تھکمیکا ایک آمی پرویز موجود تھا جس کی موجودگی کا بیہ مطلب تھا کہ فیاض یہاں پر تفریحاً نہیں ٹیا انسپیکٹر پرویز اپنی ڈایری کھولے ہوئے اس پر بچھ لکھ رہا تھا۔ اور فیاض اس طرح آگے جھکا ہوا تھا جیسے اس کوڈ یکٹیٹ کررہا ہو عمران بالکل اس انداز میں ان کے قریب سے گزرگیا جیسے اس نے ان کودیکھا ہی نہ ہو مگر کیپٹن فیاض کی گھورتی ہرئی آئکھیں اس کا تعاقب کرتی رہیں۔

عمران سیدهابار کا وُنٹر کے پاس چلا گیا کا وُنٹر پر بار مین تنہا تھا عمران اس کود کیھ کرایسی مسکرایا جیسے پہلے کی شناسائی ہو بار مین کوبھی اخلا قاً دانت نکالنے پڑیا دراس نے سرکی خفیف سی جنبش سے بینظا ہر کرنی کی کوشش کی کہ وہ اسے پہچا نتا ہے۔ھالنکہ کہ شاید ہی بھی عمران بار کا وُنٹر کی طرف گیا ہووہ اس کلب کاممبر ضرور تھا

عمران وہاں سے ہٹ آیا اب بھی وہ فیاض سے نظریں ملانے سے گریز کر رہا تھااور فیاض کا بیعالم تھا کہاس نے انپیکٹر پرویز کر ڈکٹیشن دینے کی بجائے عمران کو گھورنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔اجا نک اس نے برویز کی طرف مڑ کر کچھ کہااور برویز اٹھ کرایک طرف چل دیالیکن عمران سے یہ بات پوشیدہ نہرہ سکی کہ برویزیہاں سے کیوں اٹھا تھااس نے اسے تیر کی طرح ویٹر نمبرایک کی طرف جاتے ہوئے دیکھاوہ ایک لمحے کے لئے اس کے پاس رکا اور تحم کا نہ انداز میں آئکھیں نکال کر جلدی جلدی کچھ کہتا رہا پھرویٹر نمبر دو کی طرف چلا گیاعمران لکاخت فیاض کی میز کی طرف مڑا۔۔۔۔دونوں کی نظریں ملیں اور فیاض نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کیلیکن عمران ایسے انداز میں سر ہلاتا ہوا صدر دروازے سے نکل گیاجیسے بہت جلدی میں ہو باہر آ کر اس نے پھر کارسنجالی اور فیاض کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔وہ فیاض کی اس كمزورى سے اچھى طرح واقف تھا كہوہ دفترى معملات سے بھى اپنى بيوى كوباخبرر كھتا تھا بہرحال اس نے سوچا کہ ہوسکتا ہے کہ فیاض ی بعوی ان نئے واقعات سے واقف ہو جن کا تز کرہ سرسلطان نے فون پر کیا تھا

فیاض کی بیوی نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا عمران کی اس سے شاذ و نادر ہی ملاقات ہوتی ں۔ جب وه بهان تمهاری جگه کھڑی ہوکر شراب دیا کرتی تھی

یہاں آپ کچھ بھول رہے ہیں جانب۔۔۔۔وہ بارمیڈنہیں تھی بلکہ رقاصتھی اف اوہ۔۔۔۔میراحافضہ۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔وہ رقاصہ رہی تھی۔۔۔آج بھی گاکند کی کاکٹیل پینے کودل جا ہتا ہے۔

> گلاکندگی اککٹیلبار مین متحیرانه انداز میں آئکھیں پھاڑ کر بولا۔ نہیں تو ہہ۔۔۔زکر قند کی

آپ کا حافضہ جناب۔۔۔۔کہیں آپ کے ذہن میں ٹماٹر کی کاکٹیل تو نہیں ہے ہاں۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔وہی۔۔۔۔۔وہی۔۔۔۔پیتنہیں بیٹماٹر کوں ہمیشہ میرے ذہن سے نکل

بھا گتا ہے۔۔۔۔کیاتم مجھاس کی وجہ بات سکتے ہو۔۔۔ آ ہا۔۔۔اب یادآ یا۔۔ ۔۔میمی بڈ فورڈ کیچےٹماٹر بہت پیند کرتی تھی

مجھے اس کاعلم نہیں ہے۔۔۔۔ آپ کی خرمت میں کیا پیش کروں

نہیں آج میں بہت اداس ہوں شراب نہیں پیوں گاورنہ یہی ادسی رونے پٹنے میں تبدیل ہوجائے گی۔۔۔۔اداسی مین پیتا ہون تو دادی مرحومہ یاد آجاتی ہیں

بار مین غالبًا الجھن میں پڑگیا تھا کہ اس حملے پڑ ہنس پڑا اسے افسوس طاہر کرانچا ہیئے عمران پوچھ بیٹھاوہ دونوں وہٹرکون ہیں جومیمی بڈ فورڈ کے زمانے مین بھی یہاں موجود تھے نه آتا توشالیس به بات انجمی نه کلتی سعید آباد پولیس کا ایک سکینلر آفیسر پچھلیرات گرینلر ہوٹل میں بیٹے ہوا تھا اچا تک اس کی نظر ایک آدمی پر پری جواس کومشتبه معلوم ہواوہ ادھیڑ عمر کا ایک وجیہ آدمی تھا۔ چبر یپر گھنی دھاڑی جسم پر مغربی لباسسکینڈ آفیسر کا بیان ہے کہ اس کی آنکھیں خونیوں جیسی تھیں ۔۔۔۔وہ دیوار کواس انداز سے گھورتا تھا جیسے اسے ان پر غصہ آدہا ہو۔۔۔ جب وہ گرانڈ ہوٹل سے نکلاتو اس کر بتاہی نہ چلا کہ سکینڈ آفیسر اس کا تعاقب کر دہا تھا بہر حال وہ چلتے عسائیوں کے قبرستان میں پہنچ گیا سکینڈ آفیسر برابر پہطھے لگا ہوا تھا۔۔۔۔اس کا بیان ہے کہ اس کے ایک قبر پر گرتے ہوئے دھاڑیں مارتے ہوئے دیکھا تھاوہ روروکر کہ رہا تھا کہ یہنا چوں گا جب تک وہ لوگ زندہ ہیں میں چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔۔۔۔وہ اور نہ جانے کیا کہتا رہا۔۔۔۔بہر حال ہماری باتوں کا ماحاصل یہ تھا کہ وہ بچھلوگوں سے باتوں کا ماحاصل یہ تھا کہ وہ بچھلوگوں سے باتوں کا ماحاصل یہ تھا کہ وہ بچھلوگوں سے

انقام لینے کاارادہ رکھتا ہے۔۔۔قبستان میں اندھیراتھااس کئے وہاں سے تعاقب کا سلسہ منطقع ہو گیا سکینڈ آفیسرنے اسے وہاں سے جاتے ہوئے بھی نہیں دیکھا تھا بس وہ حیرت انگیز طور پرغایب ہو گیا تھا۔ سکینڈ آفیسرنے بعد میں اس قبر

کا جایزہ لیا۔وہ کسی میمی بڈفورڈ کی قبرتھیکتبہ پرانا تھالیکن تحریز نگھیجس کے لئے سرخ رنگ کی جاک استعال کی گئ تھی۔ یہ تحریرتھیزندگی شیریں ہے لیکن انتقام زیریں ترین ہے۔ اور وہیں قبر پرایک خنجر پڑا ہوا تھا جو کرنل جوزف کے پہلومیں گھسے ہوئے خنجر سے مشابہ فیاض نہیں ہیں عمران نے افسوس ظاہر کرنے کے سے انداز میں کہا۔ نہیں۔۔۔۔کیوں کوئی خاص بات۔۔۔۔

ارے کچھنہیں اس میمی بڑفورڈ نے پریشان کررکھا ہے۔۔۔۔ پیتنہیں وہ کمبخت کہاں ملے گیویسے میراخیال ہے کہوہ آج کل شاداب نگر میں مقیم ہوگی۔

فیاض صاحب کب سے نہیں ملے۔۔۔۔اس کی بیوی نے مسکرا کر بوچھا۔

بس صبح یہاں کرنل صاحب کے ہاں ملاقات ہوئی تھی

آ ہااسی لئے میمید فورڈ شاداب نگر مین مقیم ہو گیفیاض کی بیوی ہسن بڑی۔

کیوں کیا میرا خیال غلط ہے عمران نے کہا۔ پھر جنجھلا کر بولا۔ میں ہر بارسوچتا ہوں کہ اب فیاض کے لئے کام نہ کروں گا۔۔۔لیکن۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔بہرحال میمی بڑفورڈ مرچکی ہے۔۔۔۔بہرحال میں اس کی قبر بھی موجود ہے۔۔۔۔لوح پر بٹر فورڈ مرچکی ہے۔۔۔۔لوح پر میں بڑفورڈ تحریہ

مگر قبر کا کیسے پتا چلامیں اس کیس سے قطع ہی ہاتھ تھینچ لوں گاعمران نے غصیلے لہجے مٰس ہا۔

یقین کیجئیو ہ بہت زیادہ مشغول ہیں ہوستا ہے کہ اب آپ کی طرف گئے ہوں۔ویسے قبر کی دریافت خودایک جیرت انگیز کہانی ہے۔اگر شام کے اخبار مین میمی بڈ فورڈ کے خنجر کا تزکرہ

يجهلكه دياتها

عمران نے بہت کوشش کی اسے کچھ معلوم ہوجائے کین وہ کمیاب نہ ہوا۔
اب وہ ٹپ ٹاپ نایٹ کلب کی طرف واپس جار ہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ دھونس دھڑ لے
کے بغیر کا منہیں چلے گا۔ان دونوں ویٹروں سے کچھ معلوم ہونے کی تو قع نہیں تھیکیو نکہ انہیں
ہراہراست محکمہ سراغرسانی کی طرف سے متنبہ کیا گیا تھا۔۔۔۔پھراب

اس کے علاوہ اور کوئی جارہ نہیں تھا کہ نایٹ کلب کے مینیجر کوٹٹولا جائے ۔ گوکہ اسے بھی فیاض نے زبان بند کرنے کی تاکید کی ہوگی ۔ مگر عمران اس کی بعض دھتی ہوئی رگوں سے واقف تھا۔

ٹپٹاپکلب کامینیجر عمران کواچھی طرح جانتا تھالیکن شایداس کواس بات کاعلم نہیں تھا کہ عمران اس کی بعض غیر قانونی حرکتوں سے واقف ہے۔

فیاض اور پرویز کلب سے واپس جاچکے تھے۔

عمران مینیجر کے کمرے کی طرف جالا گیا ہے ایک دراز قد اور موٹا تازہ آ دمی تھا۔۔۔عمر پچاس کے لگ بھگ رہی ہوگ۔۔۔۔عام دولت مند آ دمیوں کی طرح وہ بھی فارغالبالتھا۔یعنی اس کی کھر پڑی انڈے کے حھلکے کی طرح صاف اور شفاف تھی۔

اخاو۔۔۔۔عمران صاحبوہ اس سی گرم جوثی سے مصافحہ کرتا ہوا بولا۔جب سے لیڈی جاسوں گوشانشین ہوئیں ہیں آپنے نے تو آنا ہی جھوڑ دیا۔۔۔۔تشریف رکھئے

تھااوراس دیتے پر بھی میمی بڈ فورڈ تحریر تھا

اوہ۔۔۔۔تو غالبًاوہ سکینڈ آفیسرا خبارات میں میمی بڈ فورڈ کے خبر کے متعلق پڑھنے کے بعد ہی کیبٹن فیاض سے ملا ہوگا

, 11 , 3

دوسرام جراس کے پاس تھا

جی ہاں جی ہاں وہ اب فیاض صاحب کے پاس ہے

اور کوئی خاص بات

نہیں اس سے زیادہ مجھے ہیں معلوم

احیماز کریہ عمر ان اٹھتا ہوا بولا۔اب مجھے جلدی کرنی جا ہے

ð

فیاض کے گھرسے نکل کروہ سیدھا عسابوں کے قبرستان پہنچااس کے تعلق ایک چھوٹا سا گرجا گھر تھا اور وہ قبرستان اسی گرج کے زیر اثر تھا۔ پا دری تک پہنچ میں اسے دیز نہیں گیج بے سودکیپٹنفیاض یہاں بھی ساری را ہیں مسدود کر دیں تھیں پا دری نے نہایت خش اخلاقی سے کہا مجھے افسوس ہے کہ میں میمی بڈفورڈ کے متعلق کوئی بھی جواب نہیں دے سکتا اور نہ بی آپ کو متفیان کا رجٹ دکھیا جا سکتا ہے۔ شہر کے ایک بڑے حاکم سے مجھے یہی ہدایت ملی ہے۔ رہا قبر کا معاملہ تو آپ اسے دیکھ سکتے ہیں اس پر غالباً کسی آ وارہ آ دمی نے سنسی بھیلانے کے لئے قبر کا معاملہ تو آپ اسے دیکھ سکتے ہیں اس پر غالباً کسی آ وارہ آ دمی نے سنسی بھیلانے کے لئے

خیر میں اس کے متعلق کچھ ہیں پوچھوں گا۔ کرنل جوزف کب سے کلب کاممبر تھا۔ ایک ہی بات ہے مسٹر عمران میمی بڈ فورڈ کا نام کرنل جوزف کے قبل کے بعد ہی انجرا ہے۔لہذا میں معذور ہوں۔

خیر جانے دیکئے عمران نے لا پرواہی سے کہا۔اب میں ایک تیسراسوال کروں گا۔اس کاتعلق صرف آپ کی ذات سے ہے۔ ضرور کیئے ۔

کلب میں شراب کی کتنی کھیت ہے۔

کیاسپلائی کرنے کاارادہ ہے۔منیجرمسکرایا۔

نہیں بلکہ ٹپ ٹاپ نا یک کلب کے اس کولڈ اسٹور نے کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہیں جس کاعلم منیجر اور دوملاز موں کے علاوہ صرف علی عمران ایما یہ۔۔۔۔۔۔یہا یچڈ ی لندن کو ہے۔

آپ کس کولڈ اسٹور نے کی بات کررہے ہیں۔ مسٹر عمران ۔ منیجر آگے جھکتا ہوا بولا۔
وہ جواس فرش کے نیچے ہے۔ عمران نے فرش کی طرف اشارہ کیا۔
منیجر بننے لگا۔ جب اچھی طرح ہنس چکا تو بولا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ پینے گے ہیں۔
منیجر بننے لگا۔ جب اچھی طرح ہنس چکا تو بولا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ پینے گے ہیں۔
منیجر بننے لگا۔ جب ایک کولڈ اسٹور نے سے نکال کر۔۔۔۔۔۔اور آپ کے رجسٹروں کی

لیڈی جیانگیر عمران نے ایک طویل سانس لے کرمفہوم سے لہجے میں کہا۔ میں یہی دریافت کرنے آیا ہوں کہوہ آج کل کیوں نہیں آتی ۔۔۔۔

مجھ سے زیادہ آپ جانتے ہوں گے۔مینیجرمسکرایا۔

آ با____

بے خطر گود پڑا آتش نمرود میں عشق کوئی بندہ رہانہ کوئی بندہ نواز

كيا پيئيں گے آپ --- مينيجر نے گھنٹی كے بٹن پرانگلی رکھتے ہوئے كہا۔

خون جگر کے علاوہ ۔۔۔۔ آج کل اور پچھنہیں پیتا۔۔۔۔

اوہوتو آج کل آپشاعر ہورہے ہیں

ہاں۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔گریبان پھاڑتاہے۔تنگ جب دیوانہ آتاہے

خداجانے کہاں سے سطرح۔۔۔۔ پروانہ دیوانہ متانہ آتا ہے

دوسرامصرا تو کچھاور بڑھا ہوامعلوم ہوتا ہے۔

ہاں میں اپنے ہوش میں نہیں ہوں بیخو دی میں مصرعہ بڑھ گیا جب سے میمی بڑفورڈ کے متعلق اخبارات میں بڑھاہیبھولی بسری یادیں تازہ ہوگئیں ہیں

میں مجبور ہوں عمران صاحب۔۔ منیجر یک بیک سنجیدہ ہوگیا۔میمی بدفورڈ کے مسلہ پر میری زبان بندکر دی گئی ہے۔میں اس کے متعلق کوئی گفتگونہیں کرسکتا۔ جواب میں منیجر کیپٹن فیاض کو برا بھلا کہتا رہا۔۔۔۔عمران اس کی ہاں میں ہاں ملاتا رہا۔۔۔ آخر منیجر نے کہا۔ میں آپ کوایک عورت کا پتہ دے سکتا ہوں۔وہ میمی کے متعلق سب کچھ جانتی ہے کیکن میں نے اس کا تذکرہ کیپٹن فیاض سے نہیں کیا۔

کوئی خاص وجبہ۔

نہیں۔۔۔بس میں نے نہیں بتایا۔ کیوں بتاؤں۔۔۔جب فیاض صاحب شریفوں کی طرح گفتگونہیں کر سکتے تو پھر کیامین ان سے دبتا ہوں۔

قطعی نہیں۔۔۔۔۔قطعی نہیں۔ آپ دیھے لیجئے گا۔ بہت جلدیہاں سے فیاض کا تبادلہ کردیا جائے گا۔ بہت جلدیہاں سے فیاض کا تبادلہ کردیا جائے گا۔۔۔۔۔۔ آئے دن اس کے خلاف درخواسیں بہنچتی رہتی ہیں۔
کیا آپ کو معلوم ہے کہ میمی کیسے مری تھی۔ نیجر نے پوچھا۔
نہیں میں نہیں جانتا۔

وہی عورت آپ کو بتائے گی۔ وہ میمی کی راز دارتھی۔ مگر اس زمانے میں اس کا منہ بند کر دیا گیا تھا۔ آپ کولمنہیں۔ با قاعدہ چیکنگ کراؤں گا۔ آج بیکوئی نئی بات نہیں میں سالہا سال سے اس کاعلم رکھتا ہوں۔ مگر بلا وجہ مجھے کیا ضرورت کہ سی کے بھڑے میں ٹا نگ اڑاؤں۔

مسٹرعمران۔۔۔۔۔ منیجراس سے زیادہ اور کچھ نہ کہہ سکا۔اس کے چہرے پرسراسیمگی کے آثار تھے۔اس نے اپنی پیشانی رگڑتے ہوئے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبالیا۔
میں بلاوجہ الزام تراثی بھی نہیں کرتا۔ جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کے لئے ثبوت بھی فراہم کروں گا۔کیااس کے داخلے کاراستہ کچن میں نہیں ہے۔

مسٹر عمران ۔ منیجر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس کا ہاتھ کا نپ رہاتھا۔ میمی بڈ فورڈ۔۔۔عمران نے آ ہت ہے کہا۔

آخرآپ کومیمی سے کیا سروکار۔۔۔ جھے نہیں یاد پڑتا کہ آپ اس زمانے میں یہاں آتے رہے ہوں۔

وہ میرے ایک دوست کی محبوبہ تھی۔۔۔۔۔میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں اس کا نام نہ آنے پائے اگر آپ بھی اس میں کسی طرح ملوث ہوں تو بتا ہے میں آپ کی مدد کروں گا۔

مجھے اس سے کوئی سروکارنہیں۔ مگر جس انداز میں کیبیٹن فیاض نے تفتیش شروع کی ہے مجھے پیندنہیں۔انہوں نے مجھ سے بالکل اسی طرح گفتگو کی تھی جیسے کرنل جوزف کو میں نے ہی قتل کیا ہو۔ بہت زیادہ۔۔۔ گرمین نے انہیں کبھی میمی کی طرف جھکتے نہیں دیکھا۔ اہا۔۔۔۔۔ توشاید آپ میمی کے عشاق پر خاص طور سے نظر رکھتے تھے۔

منیجرنے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔عمران ہی پھر بولا۔

وه آپ کوبھی اچھی لگتی رہی ہوگی۔

قدرتی بات ہے مسٹر عمران۔ اچھی چیز ہرایک کواچھی گتی ہے۔

اسی بات پرلیڈی جہانگیر یاد آ رہی ہین۔ گرخیر میں انہیں کسی دوسرے موقع پر بھی یاد

كرسكتا ہوں۔۔۔ آپ مجھے اس عورت كے متعلق بتانے جارہے تھے۔

اس کا نام سونیا ہے۔ منیجر آ کے جھک کر آ ہستہ سے بولا۔ مگر کیا آج کل کیبیٹن فیاض سے آپ کی لڑائی ہے۔ پہلے آپ ان کے لئے کام کرتے تھے۔ مجھے وہ رات آج بھی یا دہے مسٹر عمران جب آپ نے بہیں سرجہا نگیر کے ہاتھوں میں چھکڑیاں ڈالی تھیں۔

آج کل کیپٹن فیاض سے میرے تعلقات خراب ہو گئے ہیں۔ محض اسی لئے اس نے

آپ کی زبان بندی کی ہے۔۔۔۔۔ہاں تو وہ عورت۔۔۔۔۔سونیا۔۔

سونیا میمی کی راز دارتھی۔۔۔۔۔اور ہم پیشہ بھی۔۔۔۔۔لین وہ گرینڈ ہوٹل میں ملازم تھی۔اس نے ایک بار مجھ سے اشار تا کہا تھا کہ اگر وہ چاہے تو یہاں کی کئی سربرآ وارہ ہستیوں کو بھانسی کے شختے پر دیکھ سکتی ہے۔۔۔۔۔لیکن یہ تقیقت ہے کہ اس کے ہونٹوں برچاندی کے قفل لگائے گئے تھے۔

www.1001Fun.com

نہیں۔۔۔۔۔واقعہ مجھے معلوم ہے۔ البتہ ان لوگوں کونہیں جانتا جن کا ہاتھ اس کی موت میں تھا۔

واقعه ہی بتادیجئے ۔

م کھھ لوگ اسے زبردستی اٹھا لے گئے تھے۔ دوسرے دن ایک گلی میں بے ہوش پائی

گئی۔۔۔۔۔اور تیسرے دن ہیبتال میں دم توڑ دیا۔

کیاوہ کوئی پیشہ ورغورت نہیں تھی۔عمران نے پوچھا۔

نهيں مسٹر عمران ____و ه صرف رقاصتھی ____اپناجسم نہیں پیچتی تھی _

عشاق کی تعداد مجھروں سے زیادہ رہی ہوگی۔

یقیناً۔اس کے زمانے میں جتنے متعقل ممبر تھے۔ بھی نہیں رہے۔

كرنل جوزف ممبرتقابه

جی ہاں۔۔۔۔وہ بھی ممبر تھے۔اب تک رہے ہیں۔لیکن ان کی لاش میں میمی بڑ

فورڈ کے نام کاخنجر پایا جانا حیرت انگیز ضرور ہے۔

حیرت انگیز کیوں ہے۔عمران نے پوچھا۔

اگر کسی نے انہیں انتقامی جذبے کے تحت قتل کیا ہے تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ وہ میمی بڈ فورڈ

والے حادثے میں شریک رہے ہوں گے۔

ہوسکتا ہے۔عمران سر ہلا کر بولا۔۔۔وہ ایک عیاش طبع آ دمی تھا۔

گيا۔

سونیا کارنر بڑی جگہ نہیں تھی۔۔۔۔لیکن اپنے ستھرے بن کی بناء پر بیکارنر کافی مقبول تھا۔متوسط طبقے کے خوشحال لوگ اسے دوسرے ریستورانوں اور باروں پرتر جیج دیتے ستھے۔اس کی وجہسونیا کی دکشی بھی تھی۔وہ بیٹنیس اور چپالیس کے درمیان رہی ہوگی لیکن اب بھی وہ کافی پر شش تھی۔

عمران جس وقت وہاں داخل ہوا ایک بھی میز خالی نہ ملی ۔لہذا وہ سیدھا کا ونٹر کی طرف چلا گیا۔اس وقت وہ بڑا شاندارلگ رہا تھا۔کوئی و بوئیئر ۔لباس کافی سلیقے سے پہنا گیا تھا۔گر چہرے پرحمافت کے آثار معمول سے زیادہ گہرے تھے۔شاید سونیا کے سارے گا کہ جانے پہچانے تھے۔اس لئے اس نے کا ونٹر کے قریب اس نئے چہرے کو گھور کر دیکھا۔
تم سونیا ہو۔عمران کا ونٹر پر کہنیاں ٹیک کر آگے جھکتا ہوا بولا۔سونیا دوسری طرف تھی۔
تم ہمارا خیال درست ہے۔سونیا مسکرائی۔

مم۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔عمران ہکلا کررہ گیا۔اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر دوبارا زبان پھیری اور پھر کچھ کہنے کی کوشش کرنے لگا۔مگرالفاظ ہونٹوں ہی میں پھوٹ کررہ گئے۔

کیابات ہے تم کیا جا ہتے ہو۔

میں کچھنہیں چاہتا۔عمران نے شرمیلے انداز میں کہا۔میرے دوستوں نے کہا تھا کہتم

ان کے بارے میں مجھے کچھ ہیں معلوم ۔ سونیا آپ کو بہت کچھ بتا سکے گی۔ بشرطیکہ آپ اس کی زبان کھلوانے میں کامیاب ہوجائیں۔

سونیا۔۔۔۔۔کہاں ملے گی۔

اب وہ اپنا ذاتی برنس کرتی ہے۔تھرٹین اسٹریٹ جہاں زیروروڈ سے ملی ہے اسی جگہ بائیں ہاتھ سونیا کارنر ہے ایک مختصر ساریستوران اور بار۔۔۔۔

یوریشین ہے۔عمران نے پوچھا۔

نہیں۔۔۔۔دریسی عیسائی مگروہ اب بھی۔۔۔۔مطلب بیر کہ کافی پرکشش ہے۔ آپ اسے پوریشین ہی سمجھیں گے۔

اچھابیہ یمی بڈ فورڈ۔۔۔

میمی بر فور ڈیوریشین تھی۔ منیجرنے ایک طویل سانس کے ساتھ کہا۔

ا چھا۔عمران اٹھتا ہوا بولا۔ ہوسکتا ہے کہ میں آئندہ بھی آپ کو تکلیف دوں۔

مگر مسٹر عمران۔۔۔۔۔۔وہ کولڈ اسٹوریج۔۔۔۔۔میرا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب وہ مجھے بھی یادنہ آئے گا۔ ویسے میں پانچ سال سے واقف ہوں۔ان چیزوں سے مجھے کوئی سروکار نہیں جو میری راہ میں حائل نہ ہوآ پ اطمینان رکھیں۔عمران کمرے سے نکل

ہاں۔

کس نے۔

میرے چند دوستول نے۔

کیوں

میں۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔میں دراصل انگلینڈ جانا چاہتا ہول۔۔۔۔۔لیکنم۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔

عمران پھرخاموش ہوگیا اور سونیا اس کی طرف لائم جوس کا گلاس بڑھاتی ہوئی بولی۔لو اسے پی لو۔۔۔۔۔تم بہت نروس شتم کے آ دمی معلوم ہوتے ہو۔

مم ـــــم بین ـــــ بیوقوف ــــار در در ــــ بیروتوف میرامطلب ــــ

چلوپیو۔۔۔شاباش سونیااس کا شانہ تھیتھیا کر بولی۔

عمران ایک ہی جھلے میں پورا گلاس چڑھا گیا۔ اور رومال سے کان صاف کرنے لگا۔ پھر اس طرح ہونٹ خشک کرنے کے لئے اسے گردش دی جیسے وہ بے خیالی میں کا نوں کی طرف چلا گیا۔ سونیا اس کی ایک ایک حرکت بغور دیکھ رہی تھی لیکن عمران کے انداز میں اتنی بیساختگی تھی کیا۔ سے بناوٹ کا شبہ تک نہ ہوسکا۔

چروہ اٹھی اور عمران کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتی ہوئی ایک کمرے میں چلی

سونیا کارنرمیں جایا کرو۔ ن یک میں روس ب

سونیا اسے غور سے دیکھتی رہی کھرمسکرائی اور ایک ویٹر کو کا ونٹر کے قریب کرسی لانے کا اشارہ کیا۔ویٹرنے کا ونٹر کے قریب کرسی رکھ دی۔

بیٹھ جاؤ سونیااس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔عمران کے چہرے سے شدید شم کی بوکھلا ہٹ متر شخ تھی۔ بھی وہ اپنی بیشانی پر رومال پھیرنے لگتا اور بھی ٹائی کی گرہ کواس طرح چنگی سے پکڑ کرحرکت دیتا جیسے دم گھٹ رہا ہو۔

اب کہوکیا بات ہے۔ سونیا پھر مسکرائی۔ مسکراتے وقت اس کے گالوں میں خفیف سے گڑھے پڑجاتے تھے۔ اور آ تکھیں اس طرح جیکنے گئی تھیں جیسے ان میں اس کے جسم کی ساری قوت تھینے آئی ہو۔

مم ۔۔۔۔ میں کیا۔۔۔۔ بات ۔۔۔۔ گھہرو۔

لائم جوس سونیانے بارٹنڈ کی طرف مڑ کر کہا۔وہ عمران کو توجہاور دلچیبی سے دیکھ رہی تھی۔

میراخیال ہے کہتم یہاں پہلی بارآئے ہو۔اس نے عمران سے کہا۔

عمران نے صرف سر ہلا دیا۔ زبان سے کچھ ہیں کہا۔

پہلے بھی کیوں نہیں آئے۔

میں نہیں جانتا تھا۔

کسی نے یہاں بھیجاہے۔سونیانے پوچھا۔

آ ۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔ ہیں تھا۔ اچھا وہ بڈ فورڈ خاندان سے تھی۔۔۔ ظاہر ہے کہاب دو جارہی بڈ فورڈ بچے ہوں گے۔

کیوں سونیا یک بیک چونک بڑی لیکن عمران اپنی رومیں بولتا رہا۔۔ اگر کوئی مس فورڈ یا مسٹر بڈ فورڈ میری عدم موجودگی میں میرے گھر آئے اور ملازموں سے کہہ جائے کہ مس بڈ فورڈ یا مسٹر بڈ فورڈ آئے تھے۔ تو میں فوراً سمجھ جاؤں گا کہ کون رہا موگا۔۔۔۔۔۔تریشی، صدیقی، فاروقی، عثمانی اور نہ جانے کیا کیا۔۔۔۔اف فوہ۔۔۔۔میں کیا کہ دہاتھا۔۔۔۔مول گیا۔

کیاتم میمی بر فورڈ کا تذکرہ کرنے آئے تھے۔۔۔۔۔سونیااسے گھورتی ہوئی بولی۔

ہمیں میں تو یہاں آ دمی بننے کے لئے آیا تھا۔ میرے دوستوں کا خیال ہے کہ اگر میری

تم سے جان پہچان ہوگئ تو۔۔۔۔میں۔۔۔میں۔۔۔۔بیقوف۔یعنی کہ مری ذاتی بیوتو فی

دور ہوجائے گی۔۔۔۔ہاں تو اب تم بتاؤ ۔۔۔۔کوئی قریش صاحب آئے گھر

پر۔۔۔میں موجود نہ ہوا تو کہے دینا قریش صاحب آئے تھے۔۔۔۔میں سن کر اپنا سرپیٹنا

ہوں گویا سارے زمانے میں وہی ایک قریش تھے بقیہ سب چغد ہیں۔

یانچ لاکھ پچھتر ہزار قریشیوں سے میں واقف ہوں۔خداکی پناہ۔

گئی۔متعدد آ تکھیں انہیں گھورر ہی تھیں۔

بیٹھو۔اس نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

عمران بیڈھنگے بن سے کرسی میں گر کر ہانپنے لگا۔

کیابات ہے۔۔۔۔تم کون ہو۔سونیااس کےسامنے بیٹھتی ہوئی بولی۔

میںا یبیسیڈی قریشی ہوں۔

ا تنالمبا چوڑانام۔

ویسے سب قریشی صاحب ۔۔۔۔قریشی صاحب کہتے ہیں۔عمران دفعتاً لہک کر بولا۔ مگر سچی بات میہ ہے کہ میں قریشی نہیں ہول۔ میتو میں نے انتقاماً اپنے نام کے ساتھ قریشی کا اضافہ کرلیا ہے۔

انتقاماً كيول_

ایک کمی کہانی ہے۔۔۔۔۔تمہارا پورا نام کیا ہے۔عمران نے بے تکلفانہ لہجے میں چھا۔

کیوں۔۔سونیااسے گھورنے گی۔

بس يونهي پھر ميں بھي تمهيں اپنے انتقام کی کہانی سناؤں گا۔

تم عجيب آدمي ہو۔

اچھاتم نہ بتاؤ۔۔۔۔میں خود ہی مثال کے لئے کوئی دوسرانام سوچتا ہوں۔۔۔ آبا

نہیں۔۔۔عمران اس کی طرف مڑا۔۔۔۔۔لین اب اس کے چہرے پر جمافت کے
آ ثار نہیں سے اس نے سنجیدگی سے مگر سفا کانہ لہجے میں کہا۔ پندرہ سال بعد بھی پولیس میمی
بڑفورڈ کے کیس میں دلچیس کے ساتی ہے۔ پندرہ سال پہلے تم نے قانون کی مدنہیں کی تھی۔تم
اپنے جرم سے بخو بی واقف ہو۔۔۔۔اور تمہارے جرم سے شاید دوآ دمی واقف ہیں۔ایک
ٹیٹا یا ایک کلب کا منیجراور دوسرامیں۔

تم کیا جاہتے ہو۔ سونیانے خوفز دہ آ واز میں کہا۔

ان آ دمیوں کے نام جھوں نے پندرہ سال پہلے تمہارامنہ بند کیا تھا۔تم میمی کے بارے میں سب کچھ جانتی تھیں۔۔۔۔۔کیامیں غلط کہدر ہا ہوں۔

سونیا کچھنہ بولی۔سینڈل کی ٹوسے فرش کھر چتی رہی۔

تمہارے پاس کیا ہے کہ میں تمہیں بلیک میل کروں گا۔۔۔۔میں ان آ دمیوں کے نام چاہتا ہوں اس سے بہتر موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا۔

مگر ہوسکتا ہے کہ میری زندگی خطرے میں بڑجائے ۔سونیانے کیکیاتی ہوئی سی آواز میں کہا۔

کیوں تہاری زندگی کیوں خطرے میں پڑجائے گی۔

ان لوگوں سے صرف میں ہی واقف ہوں۔ انہیں یقین ہے اگر کوئی دوسرا اس سے واقف ہوتا ہے تو اس کا کھلا ہوامطلب یہی ہوگا کہ میں نے بتایا ہے۔

عمران نے اپنے دونوں کان اینٹھے اور خاموش ہوگیا۔ سونیا اسے پھر گھورنے لگی۔ غالبًا اندازہ کرنا چاہتی تھی کہ بیآ دمی سے پچے احمق ہے یاصرف ظاہر کرر ہاہے۔ مجھے آدمی بنادو۔ عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

کیاتم نشے میں ہو۔

نہیں میں انگلینڈ جانا جا ہتا ہوں۔تم سے انگریزوں کے طور طریقے سیھوں گا۔ میراوقت نہ برباد کرو۔سونیانے بے رخی سے کہااور کرسی سے اٹھ گئی۔ ابھی تو تم کو مجھ پر رحم آگیا تھا۔عمران گھگھیا یا۔

جاؤ۔۔۔۔۔۔جان پہچان کرنے کا بیرطریقہ لغواور لچر ہے۔سونیا کے لہجے میں تکی

تقى ـ

چلا جاؤں گا۔ عمران اس کے قریب جاکر آ ہستہ سے بولا۔ لیکن جانے سے پہلے ایک گلاس لائم جوس کی قیمت ضرورادا کروں گا۔۔۔۔۔اوروہ قیمت بداطلاع ہے کہ عنقریب تم میمی بڈ فورڈ والے معاملے میں نتھی کرلی جاؤگی۔۔۔میں چل دیا۔ عمران دروازے کی طرف بڑھاہی تھا کہ سونیا مضطر باندا زمیں بولی۔

> عمران همر گیا۔لیکن اس کی طرف مڑانہیں۔ تم مجھے بلیک میل کرنا جائے ہو۔

ہاتھ چھوڑ دومیرے دوست۔۔۔۔۔ورنہ تمہیں اپنے ہاتھ کی ڈرینگ کرانی کرے گی۔ عمران نے آ ہستہ سے کہا۔ جواب میں پوریشین نے سونیا کواس طرح جھٹکا دیا کہ وہ عمران پر آ رہی۔ یہ ایک طرح کا اعلان جنگ تھا۔عمران نے اسے آ ہستگی سے ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔ مجھے تمہارا چیلنج منظور ہے۔جس طرح چاہئے نیٹ لو۔ منہیں۔ یہاں یہ ہیں ہوسکتا۔ دفعتا سونیا دونوں کے درمیان آ گئی۔

یوریشین نے ایک بار پھراسے بڑی بیدردی سے دھیل دیا اور عمران کودھو کے میں ڈال کر اسکے سینے پر عکر مارنی چاہی۔ مگر عمران ان آ دمیوں میں سے تھا جوایسے مواقع پر ہزار آ تکھیں رکھتے ہیں۔ بہرحال اگر یوریشین نے اپنے دونوں ہاتھ آ گے بڑھا کر دیوار سے نہ لگا دیئے ہوتے تو اس کی کھو پڑی کی ہڑیاں ضرورا پنی جگہ چھوڑ دیتیں۔ وہ کسی زخمی بھیڑ نئے کی طرح غرا کر بلٹالیکن غصے کی زیادتی کی اس کا دماغ الٹ چکی تھی۔ نتیجہ ظاہر ہے۔ عمران جیسے پھر تیلے اور مختلا ہے دماغ کے آ دمی نے اسے گھونسوں پر رکھ لیا۔ اسے اتنی مہلت بھی نہل سکی کہ وہ ایک آ دھ عمران کے رسید کرسکتا۔ تین منٹ بعدوہ زمین پر اوندھا پڑا ہوا تھا۔۔۔۔اس طرح اپنے ہاتھ ادھ اور مین کے دسید کرسکتا۔ تین منٹ بعدوہ زمین پر اوندھا پڑا ہوا تھا۔۔۔۔اس طرح اپنے ہاتھ ادھرادھر پھٹک رہا تھا جیسے اندھا ہوگیا ہو۔ آ ہستہ ہاتھوں کی حرکت سے پڑتی گئی اور

تمهاری حفاظت کا ذمه لیتا هول۔

تم ہوکون۔

میں کالا چور ہوں۔ تہہیں اس سے غرض نہ ہونی چاہئے۔ جو کچھتم سے پوچھ رہا ہوں اگر اس کا جواب نہ دوگی تو آ دھ گھنٹہ کے اندراندر تہہیں محکمہ سراغر سانی کے سپر نٹنڈ نٹ کیبٹن فیاض سے دوچار ہونا پڑے گا۔

سونیا جاروں طرف دیکھتی ہوئی بولی۔ میں یہاں اس جگہ گفتگونہیں کرسکتی۔ میرے ساتھ آؤ۔

چلومگر مجھے جلدی ہے۔ ادھراُ دھرکی باتوں میں وقت خراب نہ کرنا۔

تم يهال كيا كرر بى موراس كالهجة تحكمانه تفار

تم ہے مطلب ۔ سونیا جھنجھلا گئی۔

اوہو۔۔۔ آسان پراڑرہی ہوآج تو۔۔۔۔۔یچھوکراکون ہے۔

شطاپ

اوہ۔۔۔۔یوریشین نے اس کی کلائی پکڑلی اور خونخو ارآئکھوں سے اسے گھورتا ہوا بولا۔ تم اس نئے عاشق کے سامنے میری تو ہین نہیں کر سکتی۔ خراب کے بھی تیسرے درجے سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر کارنر کے لئے بھی برانہیں ثابت

ہوا۔

تم اب چلویہاں سے۔اگر تمہیں گراں گذرا ہوتو میری طرف سے ایک گلاس لائم جوس وادینا۔

تم حالات کی انتہائی درجہ شجید گی سے ناواقف ہو۔

ارے اب ختم بھی کرو عمران جھنجھلا گیا۔ ورنہ۔۔۔۔ میں پھراپنی پرانی دنیا میں لوٹ ل گا۔

تم نے مجھے البحض میں ڈال دیا ہے۔ سونیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا یہاں اس طرح پڑار ہنا خطرناک ہے۔

مارڈ الوں عمران نے بڑی سادگی سے پوچھا۔

نن ۔۔۔۔۔نہیں ۔۔۔سونیا کے بیرکا پینے لگے۔

پھرتم کیا جا ہتی ہو۔

تم فی الحال یہاں سے چلے جاؤ۔ورنہ تہہاری بھی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔اس کے ساتھی بہت برے ہیں۔

ہاں میں چلا جاؤں گا اورتم اسے ہوش میں لانے کے بعداس سے کہوکہ میں ایک بلیک

ww.1001Fun.com

پھراس کی ببیثانی فرش سے جالگی۔وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

عمران سونیا کی طرف مڑا جوایک گوشے میں کھڑی کا نپ رہی تھی۔

اب کیا ہوگا۔وہ کیکیاتی ہوئی آ واز میں کہہ کرآ گے بڑھی۔

اب یا توبیم جائے گایا نہ مرے گا۔۔۔۔۔اس کے علاوہ اور پچھ ہیں ہوسکتا۔اسے چھوڑ و۔۔۔۔ہتم مجھے کہاں لیے جارہی تھیں۔

جہنم میں ۔۔۔۔تم نے بہت برا کیا۔

کیاتم نے نہیں سنا تھا وہ مجھے خواہ نخواہ عاشق بنار ہاتھا۔ برداشت کی بھی حد ہوتی ہے۔تم مجھے گالیاں دومیں برانہ مانوں گا۔۔۔۔۔گرعاشق۔۔۔۔ارے توبہ توبہ۔۔۔

عمران اپنامنہ پیٹنے لگا اور سونیا یوریشین پر جھک پڑی جوآ تکھیں بند کئے پڑا گہرے سانس لے رہاتھا۔

تم وقت برباد کررہی ہوسونیا۔ میں تمہیں صرف تین منٹ اور دے سکتا ہوں۔ چوتھے منٹ پر کیبٹن فیاض کوفون کردوں گا۔

مگرتم نے جو یہ مصیبت کھڑی کردی ہے۔ سونیانے بے ہوش آ دمی کی طرف اشارہ کیا۔ اس کی فکرتم نہ کرو۔۔۔۔ہوش میں آتے ہی بیدچپ چاپ اٹھ کریہاں سے چلا جائے

_0

اور پھر سونیا کارنرکوکسی نے طوفان کے لئے ہروفت تیارر ہنا پڑے گا۔

وہ ریوالور کارخ عمران کی طرف کئے ہوئے الٹے پاؤں چلتی ہوئی سوپ کے بورڈ تک گئی اور بایاں ہاتھ اٹھا کرنہ جانے کیا کیا کہ دوسرے ہی لمحے میں سارے دروازوں کے سامنے بڑی بڑی چا دریں آگریں وہ کسی دھات کی تھیں۔

ابتم مرنے کے لئے تیار ہوجاؤ۔ سونیانے کھوکھلی آ واز میں کہا۔ اس کا چہرہ ہرتشم کے جذبات سے عاری نظر آر ہا تھا اور آ تکھیں ویران ہوگئی تھیں۔اییامعلوم ہور ہا تھا جیسےان میں بینائی ندرہ گئی ہو۔

میں بالکل تیار ہوں۔تمہارے ہاتھ سے مرنا بھی کافی لذت انگیز ہوگا۔۔۔۔چلو۔ ٹھائیں۔۔۔سونیانے فائر کر دیا مگر عمران اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا مسکرار ہاتھا۔ سونیانے اندھوں کی طرح فائر کرنا شروع کر دیئے ختی کہ سارے راؤنڈختم ہوگئے۔غالبًا سے پچھ بچھائی نہیں دے رہاتھا۔عمران نے آگے بڑھ کراس سے پستول چین لیا۔

ابتم چیخو۔ وہ مسکرا کر بولا۔ پھیپھڑوں کا سارا زورصرف کر دو۔ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔۔۔۔ ہےنا۔

سونیا حیرت سے آئکھیں پھاڑے اسے گھورر ہی تھی ۔عمران نے پھر کہا۔ دوسری ملاقات پرمیرے لئے پستول کی بجائے ٹامی گن رکھنا۔ سمجھیں۔ میلر تھا۔۔۔۔۔سونیاتم مجھے الونہیں بناسکتیں میں جانتا ہوں کہتم اور یہ آ دمی گند ہے ہے کاروبار میں شریک ہو۔ ہوسکتا ہے کہتم لوگ ان آ دمیوں کوجن کا تعلق میمی کی موت سے ہے بلیک میل ہی کررہے ہو۔

عمران نے آگے بڑھ کر دروازے کی چٹنی چڑھا دی۔اورسونیا کی طرف مڑتا ہوا بولا۔ ب

شروع ہوجاؤ۔۔۔اس بے ہوش آ دمی کی پرواہ نہ کرو میں لاشوں پر بیٹھ کر بھیروں الاپنے کاعادی ہوں۔

یک بیک سونیا کا رویہ بدل گیا اور وہ ایک خونخوار عورت نظر آنے گئی۔ کیونکہ اس نے اپنے بلاوُز کے گریبان میں ہاتھ ڈال کرایک چھوٹا سا آٹو میٹک پستول نکال لیا تھا۔
وہ اس کارخ عمران کی طرف کرتی ہوئی غرائی۔اپنے دونوں ہاتھا و پراٹھا لو۔
آج۔۔۔۔۔چھا۔عمران نے ہاتھ اٹھا دیئے۔

کوئی بھی ہوں ۔لیکن تم لوگ مجھ سے زیادہ خطرنا کنہیں ہوسکتے ۔ پہلے میراارادہ تھا کہ کچھ دنوں بعدتم پر پچ مچھ عاشق ہوجاؤں ۔۔۔۔ مگراب بیلا کھ برسنہیں ہوسکتا۔

میں بڑی بیدردی سے فایر کرتی ہوں۔

ضرور کروفائر۔۔۔۔۔لیکن خیال رہے کہ دوسری طرف تمہارے گا مک موجود

اں کا نام کیا تھا۔عمران نے پوچھا۔

راجن ۔۔۔۔۔لیفٹینٹ راجن ۔وہ ان دنوں شہر میں موجو دنہیں تھا۔اس نے میمی کی موت کی خبر سنی ۔۔۔۔۔ یہاں آیا۔۔۔۔۔۔ مجھ سے بھی ملا۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو بہت قریب سے جانتے تھے۔

تم نے اس پران چھآ دمیوں کے نام ظاہر کردیئے ہوں گے۔ ہرگز نہیں۔ میں مزید کشت وخون نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔راجن انہیں شارع عام پرگولی ماردیتا۔وہ ایسے ہی تنکھے مزاج کا آ دمی تھا۔

اس کے بعد بھی پھر بھی اس سے ملاقات ہوئی تھی۔

نہیں میں نے اسے پھر کبھی نہیں دیکھا۔ آخری بارسن 43عیسیوی میں مجھے اطلاع ملی تھی کہ وہ مشرق بعید کے محاذیر بھیج دیا گیا ہے۔۔ پھراس کے بعد سے اس کے متعلق میں اج تک لاعلم ہوں۔

> تم ان چھآ دمیوں کو بلیک میل کرتی رہی ہو۔ عمران نے پو چھا۔ بیسراسر بہتان ہے۔ میں بھی کسی گندے کام میں ہاتھ نہیں ڈالتی۔ تم نے اس زمانے میں پولیس کواطلاع کیوں نہیں دی تھی۔

سونیا خاموش ہی رہی۔اب وہ اس بے ہوش آ دمی کی طرف دیکھ رہی تھی جس کے جسم میں کچھ کچھ حرکت پیدا ہو چلی تھی۔لیکن وہ ہوش میں نہیں آیا اور سونیا خشک ہونٹوں پر زبان میسرتی ہوئی عمران کی طرف دیکھنے گئی۔

کون ہے یہاں جوتمہیں بچاسکے۔عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا دانت پیس کر بولا۔سونیاد بوارسے ٹک گئی۔عمران پھر بولا۔وہ لوگ کون تھے جنہوں نے میمی۔۔۔۔ میں بچھ بیں جانتی۔ میں بچھ بیں جانتی۔

میں گلا گھونٹ کر مار ڈالتا ہوں۔عمران کے لہجے میں بیدردی تھی۔تمہارے دس آ دمی بھی میرا کچھ بیں بگاڑ سکتے۔ سمجھیں۔۔۔۔بس اب شروع ہوجاؤ

عمران نے جیب سےنوٹ بک اور قلم نکال لیا۔

چلوجلدی کرو۔۔۔ مگراس سے پہلے میرے ایک سوال کا جواب دو۔ میمی کا انتقام کون لے سکتا ہے۔

میں کسی میمی کوئہیں جانتی۔

اس کے لئے میں کم از کم دس شہاد تیں رکھتا ہوں ۔ تم اس سے انکارکر کے اپنی گردن نہیں بچاسکتیں ۔۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے کان نہیں کاٹوں گا اور اگلے سال کی شروعات تک تم پر عاشق ہونے کی بھی کوشش کروں گا۔ وہ بڑی مشکل سے پچھا گلنے پر آ مادہ ہوئی کیکن ایسے حالات میں کسی بات پر یقین کر لیناممکن نہیں تھا۔ عمران اس کی با تیں غور سے سنتار ہا اور

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔بالکل ٹھیک۔۔۔عمران آ ہستہ آ ہستہ بڑبڑا تا ہوا اس کی طرف بڑھے لگا اور سونیا اپنی جگہ سے کھسکنے لگی۔عمران کا چہرہ اسے ڈراؤ نا معلوم ہور ہا تھا۔ اچا نک عمران نے جھیٹ کراس کی گردن پکڑلی۔ سونیا کی ہسٹر یائی انداز کی چیخیں اس کے کان پھاڑ رہی تھی۔ مگر کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے اپنی گرفت تنگ کرتا رہا۔ خی کہ سونیا ہے ہوش ہوکراس کے بازوؤں میں جھول گئی۔ اس نے اسے آ ہستگی سے ایک طرف ڈال دیا اور سونے بورڈ کی طرف جھیٹا اس پرایک غیر معمولی تسم کا سونے موجود تھا۔ پھرا سے کمرے سے نکنے میں آ دھے منط سے زیادہ وقت نہیں صرف کرنا پڑا۔ باہر کا کمرہ حسب معمول گا ہوں سے آ باد تھا۔عمران نکلا چلا گیا۔

گرینج کراسے سرسلطان کا پیغام ملاجس کے مطابق اب محکمہ خارجہ کو کرنل جوزف کی موت سے کوئی دلچین نہیں رہ گئی تھی۔اس لے عمران کے لئے ضروری نہیں تھا کہ وہ اس کیس میں الجھارہ ہے۔مگر عمران ۔۔۔ جواب اس حد تک اپناہا تھ ڈال چکا تھا کیسے بازرہ سکتا تھا۔اس نے کپڑے اتارے اور رات کا کھانا کھائے بغیر سونے کے مرے میں آ کر کیبٹن فیاض کے نمبر ڈائیل کرنے لگا۔۔۔ شاید وہ بھی ابھی نہیں سویا تھا کیونکہ کال اسی نے ریسیوکی۔ میں عمران ہوں سویر فیاض ۔اس نے مغموم آ واز میں کہا۔

اوہو۔۔۔۔عمران۔۔۔۔۔کہومری جان۔خلاف توقع فیاض کے لہجے میں وہی پرانا

میں خایف تھی ان سے ڈرتی تھی۔ نام تمہارے پاس ہیں۔ ان کی شخصیتوں پرغور کرو۔ کیا پولیس اسے باور کر لیتی ۔۔۔ البتہ دوسری صورت میں میں پولیس کی حفاظت بھی نہ حاصل کرسکتی ۔ اور شاید میرا بھی وہی انجام ہوتا جومیمی کا ہوا تھا۔ اور وہ بہت اچھی تھی ۔۔۔ بہت نیک ۔۔۔ وہ اپناجسم نہیں بیچتی تھی اس لئے اس کا یہ انجام ہوا۔

تم بھی ولیی ہی شریف ہواور نیک ہو۔۔۔ کیوں

میں نے نہیں کہا۔ اگر میں شریف اور نیک ہوتی تو میرے بلاؤ ز کے گریبان سے آٹو میٹک بستول کی بجائے گلاب کا پھول نکلتا۔۔۔۔۔ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف نہ ہوتا۔ مگر اب میں ایسی بری بھی نہیں ہوں کہ بلیک میانگ جیسا بزدلانہ پیشہ اختیار کروں۔ میں تم پرعاشق ہونا جا ہتا ہوں۔

میراوقت نه برباد کرو۔ سونیا براسامنه بنا کر بولی۔ اگراسی شهر میں رہتے ہوتو اپناانجام کا اد

خیر۔۔۔۔فیر۔۔۔۔میں کہیں تمہارے عاشق میں در و دیوار سے سر نہ ٹکرا تا پھرول۔۔۔اب بیدا پناساؤنڈ پروف وغیرہ ہٹاؤ۔۔۔میں باہر جانا چاہتا ہوں۔سونیا اپنی چگروں۔۔۔اب بیدا پناساؤنڈ پروف وغیرہ ہٹاؤ۔۔۔میں باہر جانا چاہتا ہوں۔سونیا اپنی جگرہ سے بلی بھی نہیں۔عمران نے محسوس کیا جیسے وہ اسے پچھ دیراوررو کنا چاہتی ہو۔شایداس کا خیال درست بھی تھا۔

کیونکہ دوسرے ہی لمحے میں سونیانے اس کے بارے میں پوچھ کچھ شروع کر دی اور گفتگو

عمران ایک طویل سانس کیکر بولا۔ ابھی مجھے سرسلطان کا بیغام ملا ہے کہ محکمہ خارجہ کواب کرنل جوزف کے تل سے کوئی دلچین نہیں رہ گئی۔اس لے اب اس کیس سے میرا کوئی تعلق نہیں رہ گیا۔

www.1001Fun.com

مگرتم اپنی ٹا نگ ارائے رکھنا جا ہتے ہو۔ فیاض ہنسا۔ ویسے تم نے محنت تو بہت کی ہے بیگم کوالو بنا کران سے سب کچھ معلوم کرلیا۔

كيانهين تو____الوبنائے بغير___ويسے اگرالومهمين ناپبند ہوتو مجھے بجوادو_

مذاق چھوڑ و۔۔۔تم اس وقت کیا کررہے ہو۔

مذاق کرر ہاہوں۔

میں آ رہا ہوں کہیں مت جانا

الولية آنا المستأداس مول

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کردیا گیا اور عمران کوفورا ہی خواب گاہ کی طرف دوڑ نا پڑا۔ کیونکہ اس فون کی گھنٹے نج رہی تھی جوا میس ٹو کے استعال میں رہتا تھا دوسری طرف سے بولنے والی جولیاتھی

بس سرمیں اور دوافراد کے ساتھ جوزف لاج کی تلاشی لے چکی ہوں اور میرا خیال ہے کہ میں نے کام کی باتیں معلوم کی ہیں

ہوں۔۔۔۔۔وقت بربادنہ کرو۔۔۔۔۔کم سے کم الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کیا کرو

بہت بہتر جنا بحولیا کے لہجے میں ناخوشگواری تھی

تم بہت تیزی سے ترقی کرہی ہو جولیا۔عمران نے کہا۔اچھا میں اسے دیکھ لوں گا اب وہاں دوبارہ جانے کی ضرورت نہیں

> ہمارے لئے کوئی اور حکم ۔ فی احلال کچھنہیں ۔

اگرآپاپےرازہےآگاہ کردیں۔۔۔۔۔

غیرضروری با تیں نہیں عمران نے خشک کہج میں کہااوررسیورر کھ دیا۔وہ بانگ پر بیٹھا ہی

خوب عمران کچھسو چنے لگا

اب میں تہمیں میمی برڈ فورڈ کومتعلق بتاسکتا ہوں فیاض نے کہا۔

ابضروری نہیں ہے کیونکہ سرسلطان کواس سے کوئی دلچیسی نہیں رہ گئی

کیکن میری دلچیبی توباقی ہے

مجھے افسوں ہے میں آج کل بہے اداس ہوں اس کئے کھانے پینے کے علاوہ کسے اور کسی چیز سے دلچیپی نہیں رہ گئویسے میمی بڑفورڈ کے بارے میں جتنا جانتا ہوں شاہراسکا چوتھائی بھی

تمھارےحصہ میں نہآیا ہو

كياجانتے ہو

وہ بڑی حسین تھییہاں کئی شاعروں نے اس برنظمیں لکھی تھیں اگروہ زندہ ہوتی تو اُسکی شادی اپنے ماموں سے کرادیتا

عمران بعض اوقات میں سوچتا ہوں کتمھاری مڈیاں چور کر دوں

مائی ڈئیر۔۔۔۔۔۔سوپر فیاضتھارے پاس جوبیش قیمت معلومات ہیں آٹھیں فت کسی

ایسے اخبار کو دے دوجس کا ایڈیٹر تمھارے بوٹ جاٹنا ہواس طرح دو فائدے ہوں گے۔ایڈیٹر ممنون ہوگے اور۔۔۔۔۔ دوسرا فائدہ پوری قیمت وصول ہونے پر بتاؤں گامطمین رہو

تھا کہ باہر سے کسی نے گھنٹی بجائی فیاض کہ علاوہ اور کون ہوسکتا ہے۔ عمران سوچتا ہوا اٹھا۔۔۔۔۔۔نشست کے کمرے میں آیاسیلمان پہلے ہی دروازہ کھول چکا تھااس کی عادت تھی وہ اُس وقت تک جاگتار ہتا جب تک عمران نہ سوجا تا۔

آنے والا فیاض ہی تھااس نے بڑی گرمجوشی سے عمران سے مصافحہ کیا اور پیٹھ ٹھو کتا ہوا

لماا

آج کل موٹے ہورہے ہو

صحت افزائی کاشکریهمگراسی وقت دوڑنے کی کیاضرورت تھی

کافی پیوں گا۔۔۔۔۔تہماری یہاں کی کافی کاذا یُقہ ہی الگ ہوتا ہے

میں اس میں حقہ کا تمبا کوملوادیتا ہوں عمران نے سنجیدگی سے کہا اور پھر سلیمان کو آواز

دی۔اس سے کافی کے کئے کہہ کروہ میز پر ٹک گیا۔

میں الجھن میں پڑ گیا ہوں فیاض نے رومال سے اپنا چہراصاف کرتے ہوئے کہا۔

بوسٹ مارٹم کی ربوٹ کےمطابق لاش پر جنجر کا زخم تقریبااڑ تالیس گھنٹے بعدلگایا گیا۔

گویاوہ لاش دودن پہلے کی ہوسکتی ہے

قطعی۔

مگراس کی ظاہری حالت ایسی نہیں تھی

بوسٹ مارٹم کی ربوٹ کے مطابق اسے برف میں رکھا گیاتھا

نہیں تو کیااس وقت میں تعزیت کے لئے آیا ہوں فیاض نے جھنجلا کر کہا۔
خیر۔۔۔۔۔۔ تم جس لئے بھی آئے ہواس کی پرواہ نہیں تم سینڈ آفیسر والی کہا نی اشاعت کے لئے اسی وقت دے دواسے کل مسج کے اخبار میں یقینی طور پر آجانا چاہئیا گرتم نے وجہ یو چھنے میں وقت برباد کیا تو میں شمصیں کافی بھی نہیں یہنے دونگا

فیاض خاموش ہوکر پچھ سوچنے لگا۔۔۔۔۔۔اتنے میں کافی آگئ اور عمران کافی کی چسکی لے کر بولا۔اس پر پراسرار گمنام آدمی کا پوراحلیہ من وعن شائع ہونا چاہئے

ہوجا ہے گا

کل صبح کے اخبار میں آنا جا ہے عمران نے سر ہلا کر کہا اگرتم اسکی وجہ بھی پوچھوتو شمصیں خودکشی کا مشورہ دینا پڑے گا کیونکہ ان معلومات کو اپنی ذات تک محدود رکھ کرتم لا کھ برس تک اس آدمی کا پیتہ نہ لگا سکو گے۔

میں مجھتا ہوں میں نے بھی یہی سوچا تھا۔ فیاض نے جوب دیا۔ سوچا تھا نہ۔۔۔۔۔۔ارے تم بہت ذہین آ دمی ہو لیکن اسے کیا کرو کہ تمھاری بیوی نے تمھیں گاؤوی مشہور کرر کھاہے

فیاض کچھنہ بولا کافی ختم کر چکنے کے بعدوہ اُٹھااور کچھ کیے سنے بغیر باہرنکل گیا۔ آج وہ بڑی سعادت مندی سے عمران کے ہرمشورے پیمل کر ہاتھا دوسرافایکه ه

تمھاری بے صبری ہی مجھے شادی کر لینے پرا کساتی رہتی ہیتم دوسرے فایدے کی پرواہ ت کرو

میری معلومات کا ماخدسیکڈ آفیسر ہے جس کے متعلق شمصیں بیگم سے بورے حالات معلوم ہو چکے ہیں

اورٹپ ٹاپ نایئٹ کلب کے دونوں ویٹر

ارے۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔وہ

ٹپٹاپ نایئ کلب کامینیجر

حامتی رہی ہو

اس سے بھی کچھ معلوم نہیں ہوسکا سوائے اس کے کہ وہ چند نہ معلوم آ دمیوں کے مظالم کا شکار ہوکر مرگئی تھیاس کار یکارڈ نکلوا کر دیکھا اور اس سے اس کے بیان کی تصدیق ہوگئی لیکن وہ کسی پرشبہ ظاہر نہیں کرسکا اس کے جاہنے والے ہزاروں کی تعداد میں تھے لیکن عمران کچھ سوچتا ہوا بولائم کسی ایسے آ دمی کے وجود سے بھی واقف ہو جسے میمی بھی

نہیں مجھےا ہے کسی آ دمی کاعلم نہیں کیاتم پیچاہتے ہو کہ میں تمھارے لئے کام کروں

. . .

اترنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔۔۔۔۔اسے یاد آیا کہ اسکے ماتخوں میں سیتو ہر دیوار پھاندنے اور رسی کی مددسے اونچی سے اونچی دیواروں پر چڑھنے میں کافی مشاق میلیکن کرنل جوزف کے متعلق اسے اپنا یہ خیال ترک کردینا پڑا کہ وہ بھی اسی دیوار کو استعمال کرتا رہا ہوگا۔

عمران نے جیب سے تبلی ہی ڈور کالچھا نکالا اور اسے دوخت کی ایک شاخ میں پھنسا کر نچے اُتر تا چلا گیا۔

یجھ دریتک بھٹکنے کے بعد وہ آخر کاراسی کمرے میں جا پہنچا جہاں اس نے کرنل جوزف کی لاش دیکھی تھی عسل خانے میں تہہ خانے کا راستہ تلاش کرنے میں بھی دشواری پیش نہیں آئی۔۔۔۔۔واش بیس کے نیچا کیٹ غیر ضروری ساہینڈ ل نظر آرہا تھا جسے گھماتے ہی دیوار میں ایک جارفٹ اُونجی اور تین فیٹ چوڑی خلانظر آنے لگی۔

ٹارچ کی روشن میں زینے طے کرتے وقعمر ان سوچ رہاتھا کہ یقیناً اس کے ماتحت بہت ذہین ہیں اور تہہ خانے کاراستہ یقینے طور پر جولیا ہی نے دریافت کیا ہوگا

پھروہ کرنل جوزف کے بارے میں سوچنے لگاوہ یقیناً ایک پُر اسرار آ دمی تھاعام آ دمیوں کے یہاں تہہ خانے نہیں پائے جاتے۔۔۔۔۔۔لیکن آخر محکمہ خارجہ اس میں کیوں دلچسی لے یہاں تہہ خانے بہنچ کرٹارچ سے روشنے ڈالی اور حیران رہ گیا یہاں کی ابترے ظاہر کرہی تھی کہ یہاں بہت ہی سخت قسم کی جدوجہد ہوئی ہے۔ آ دمی یقیناً کئی رہے ہونگے

رات سرداور تاریک تھیمران جوزف لاج کے سامنے رک گیا وہ جولیا سے ملی ہوئی معلومات کی تصدیق کرنا چاہتا تھا جوزف لاج مقفل تھا اسے سرکاری طور پر بند کردیا گیا تھا اس کے تین نوکر حراست میں تھے۔ یہ تینوں مستقل طور پر جوزف لاج ہی میں رہتے تھے ان کا بیان تھا کہ کرنل جوزف لاش ملنے سے دودن قبل غایب ہوئے تھے وہ اکثر اسی طرح نوکروں کومطلع کئے بغیر کئی دن گھر سے غایب رہتا تھا اور پھر کسی صبح وہ اسے خوابگاہ میں سوتا ہوا پاتے گویا کرنل جوزف کی شخصیت بھی کم پر اسرار نہیں تھیوہ کس راستے سے گھر میں داخل ہوتا تھا اس کا جواب اس کے ملازم نہیں دے سکتے تھے

عمران عمارت کی پشت پر جاکر اندر جانے کا راستہ تلاش کرنے لگا ایک جگہ اسے امکانات نظر آئیشا بداس کے ماتحت بھی اسی راستے سے اندر گئے تھیبہاں دیوار کے قریب ہی ایک تناور درخت تھا جس کی شاخیں جھت پر پھیلی ہوئی تھیں عمران نے سوچا کہ ممکن ہے کرنل جوزف بھی یہی راستہ استعال کرتا ہولیکن درخت کے ذریعے اُوپر پھیجنے کے بعد عمان کو یہ خیال بڑک کردینا پڑا کیونکہ یہ چھت نہیں تھی صرف دیوارتھی ۔ایک فٹ چوڑ نیچے اندھیرا تھا اس لئے وہ زیان سے اسکی اُونچائی کا اندازہ نہ لگا سکا یہاں سے ٹراچ روشن کرنا بھی خطرے سے خالی نہ تھا مگر دوسری صورت یہ بھی تھی کہ وہ دیوار پر لیٹ کرٹارچ والا ہاتھ نیچ لاکا دیتا۔۔۔۔۔۔ تھا مگر دوسری صورت یہ بھی تھی کہ وہ دیوار پر لیٹ کرٹارچ والا ہاتھ نیچ لاکا دیتا۔۔۔۔۔۔۔ سے دوسرے سرے کہیں بھی اس نے یہی کیا دیوار تقریبا تمیں فیٹ اُوپی تھی۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک کہیں بھی

عمران فرش پر جُھک کر پچھ دیکھنے لگا پھرسید ھے کھڑ ہے ہوکر دیواروں پرروشنی ڈالی جن کا پلاسٹر کئی جگہ سے اُدھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔ پلاسٹر کی نوعیت کے اعتبار سے پرانا ہی معلوم ہوتا تھا یعنی بیر تہہ خانہ بھی اتنا ہی پُر انا تھا جتنی کہ خود عمارت پلاسٹر میں سیمنٹ کے بجائے سرخی مائل چونا اور ریت استعال کی گئےتھی۔

www.1001Fun.com

عمران سوچنے لگا اگر یہاں ہونے والی شکش ہی کرنل جوزف کی موت کی ذمہ دار تھی تو خیر والی کہانی کسی طرح بھی درست نہیں ہوسکتیکرنل جوزف اپنی دشمنوں کواس تہہ خانے میں لایا۔ دشمن نہیں بلکہ دشمنوں کو۔۔۔۔۔۔ کیونکہ دوآ دمیوں کے درمیان میز پرچپارگلاسوں کی موجودگی نا قابل یقین تھی یہاں چپارہی کرسیاں بھی تھیں ان میں سے تین کی حالت سے صاف ظاہر ہور ہاتھا کہ وہ زیادہ دنوں تک کسی بندجگہ پرنہیں رہیں ان کے برخلاف ایک کرسیاں کرسیاں میں میں نہداوہاں تین کرسیاں حال ہی میں ضرور تالائی گئی ہوئی

عمران گری ہوئی میز کوٹول رہا تھاجسکی لکڑی پرانی اور نم آلودتھی بے خیالی میں اس نے اسے اُٹھانی کی کوشش کیاراد تا نہیں بلکہ یونہید فعنا میزکی اُپری سطح پایوں سے الگ ہوکراس کے ہاتھ میں آگئی اور اس نے اسے دوبارہ زمین پرڈال دیا۔۔۔۔۔۔بہت سے کاغذ کے ٹکٹرے ادھرادھر بکھر گئے شایدمیز میں کوئی خفیہ درازتھی ، جومیز کے ٹوٹے ہی ظارہ ہوگئ تھی

عمران نے شختے کودوبارہ احتیاط سے اُٹھا کرا یک طرف کھڑا کردیا اور اب بیے حقیقت اس پرواضح ہوئی کہ اُپری تختہ اکہ انہیں بلکہ دوہرا تھا بناوٹ کے اعتبار سے تووہ اکہرا ہی معلوم ہوتا تھا بہر حال ایک طرف کی شختی نکل جانے کی بنایروہ کا غذات باہر آگئے تھے

کاغذات نہ صرف قابل توجہ تھے بلکہ عمران کامتجر انہ انداز مطالعہ انہیں اہم بھی ظاہر کررہا تھااس نے بڑی تیزی کے ساتھ کاغذات کا جائز ہ لیا اور انہیں کوٹ کی اندرونی جیب میں ٹھونستا ہوا کھڑ اہو گیا

اس کی سانس تیزی ہے چل رہی تھی اور انداز ہے ایسامعلوم ہور ہاتھا جیسے یہاں کا کام ختم ہو چکا ہووہ آ ہستہ چلتا ہوازینوں کی طرف آیااو پر جانے لگا۔

عمارت سے باہرنکل کروہ سڑک پرآیا اسے تو قع تھی کہاس کی ماتحت جولیا نافٹز واٹرآس پاس کہیں نہ کہیں ضرور ہوگیکو نکہ آجل اس پرا کیس ٹو کاراز معلوم کر لینے کا بھوت سوارتھا

توقع غلط ثابت نہ ہوئی۔ ان دونوں کا ٹکراؤ عمارت کے سامنے ہوا تھا۔لیکن عمران اسطرح نکلا چلا گیا جیسے اس نے دیکھا ہی نہ ہواور جولیا بھی شایدا سے نظرانداز ہی کر دینا چا ہتی تھی۔ ۔ اس نے اس پر نظر پڑتے ہی منہ دوسری طرف بھیرلیا تھا۔ اس کے فرشتے بھی نہیں سوچ سکتے تھے کہ اس نے اس وقت ایکس ٹو کونظرانداز کرنے کی کوشش کی تھیعمران تیزی سے نکلا چلا گیا

آپ نے آج کا خبار دیکھا میرامطلب ہے میمی بڈ فورڈ کی کہانی ہاں بھئی بیمعاملہ بہت دلچیپ ہوگیا ہے اوراب محکمہ خارجہ کواس سے کوئی دلچیپی نہیں عمران نے پوچھا۔ محکمہ خارجہ کو پہلے بھی کوئی دلچیپی نہیں تھیمیں ذاتی طور پر دلچیپی لے رہا تھا کرنل جوزف آپ کا دوست تھا

بإل----

دوسی کی ابتدا کیسے ہوئی تھی

مجھے یا ذہیں سرسلطان کی آ واز میں جھنجھلا ہے تھی

خیر جانے دیجیئیہلے آپ نے دلچیبی لینی شروع کیپھر مجھے روک دیا کیا آپ اسکی وجہ بتا

سکیں گے

ضروری نہیں سمجھتا

میں سیکرٹ سروں کے آفیسر کی حیثیت سے بوچور ہاہوں۔عمران کے لیجیے میں خی تھی کیامطلب میں میں میں میں میں میں اسلام

اے تھری زیدسیون معامدے کے کاغذاتعمر ان نے پُرسکون اور باوقار کہجے میں کہا۔
کیا۔۔۔۔دوسری طرف سے آواز آئی اور پھرخاموثی۔۔۔۔
ہیلوعمران نے ریسور جھٹکا دیا۔

دوسری صبح کے اخبارات میں خبر کی کہانی آگئ تھی۔۔۔۔۔۔اس مخبوط الحواس آدمی کا حلیہ بھی شایع کیا گیا تھا۔جیسے ایک تھانے کے سیکڈ آفیسر نے میمی بڈفورڈ کی قبر پر روتے اور آبیں

> بھرتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔فیاض نے مبح ہی صبح عمران کوفون کیا۔ اب تو تم مطمئین ہونا

ہاں بالکلعمر ان نے جواب دیا ہے ایک بہت عمدہ پلاٹ ہے اس پر ایک جاسوسی ناول کھوں گا۔ ہیروکا نام کیپٹن فیاض ہوگا اور ہیرویئن کا نام ۔۔۔۔۔۔کیا ہونا چاہئے کھوں گا۔ ہیروکا نام کیپٹن فیاض ہوگا اور ہیرویئن کا نام ۔۔۔۔۔کیا ہونا چاہئے کواس مت کروا گریے تدبیر بھی کار آمد ثابت نہ ہوئی تو کیا کریں گے

صبر کریں گے عمران مٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ صبر کرنے سے پھیپھڑ ہے مضبوط ہوتے ہیں اور زکام بھی نہیں ہوتا۔

بکواس نہیں بند کروگے

کیپٹن فیاضاب اپنی آئکیں کھلی رکھواگر اس سلسلے میں کوئی خاص بات معلوم ہوتو مجھے ضرور مطلع کر دیناعمران نے کہااور جواب کا انتظار کئے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا چند منٹ ٹھہر کراس نے سرسلطان کے نمبر ڈائیل کئے۔

لیس سرعمران اسپیکیینگ

کیابات ہیدوسری طرف سے آواز آئی۔

میرے کوٹ کی اندرونی جیب میں عمران نے بڑی سنجید گی سے جواب دیا۔ شمصیں کہاں ملے

مجھے وہ شعر یادنہیں آ رہا۔۔۔۔۔ وہ کیا ہے موسیٰ کی دین سے خدا کا احوال پوچھئے ۔۔۔۔۔نہیں وہ کیا تھا۔۔۔۔۔۔اخیر میں ہے ہیمبری مل جائے گ

عمران----

لين سر-----

میں نے تعصیں شعر سننے کے لئے نہیں بلایاوہ کا غذات تعصیں کہاں سے ملے کرنل جوزف کی کوٹھی میں

میرے خدا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو میراخیال غلط نہیں تھا سرسلطان بڑ بڑائے آپ نے مجھے پوری ہیجویش نہیں بتائی تھیا ہذا بیضروری نہیں تھا کہ کاغذات میرے ہی ہاتھ لگتے۔۔۔۔۔۔کوئی دوسرا بھی ان سے فائد ہ اُٹھا سکتا تھا

لاؤ كاغذات مجھے دو

عمران نے کاغذات کا پیٹ جیب سے نکال کران کی طرف بڑھادیا پھرتقریبا تین منٹ تک کاغذات کی کھڑ کھڑ اہٹ کے علاوہ وہاں اور کسی قتم کی آ واز نہیں سنی گئی۔ عمران اس میں دوشقیں نہیں ہیں سر سلطان نے بھائی ہوئی آ واز میں کہا۔ یعنی یہ

عمران۔ دوسری طرف سے بھرائی ہوئی آواز آئی۔جس حال میں بھی ہو فورا چلے آؤ۔۔۔۔۔۔فورا۔

میں آرہا ہوں عمران نے کہااور ریسور رکھ کرفلیٹ سے باہر نکل آیا۔ شایدوہ پہلے ہی سے اس کے لئے تیار تھا۔

اس نے گیراج سے اپنی ٹوسٹیر نکالی اور سرسلطان کے بنگلے کی طرف روانہ ہو گیا۔ حالانکہ دھوپ اب اچھی طرح پھیل گئی تھی لیکن عمران نے سرسلطان کو پائیں باغ میں ٹہلتے ہوئے پایا۔۔۔۔۔۔پھروہ کارسے اُتر ہی رہا تھا کہ سرسلطان بلند آواز میں بولے۔او بدمعاش جلدی کرو

> یس سرعمران جلدی سے اُنکی طرف بڑھتا ہوا بولا۔ سریہ بت

كاغذات كى كيابات تقى

میں صرف اے تھری زیڈ سیون معامدے کی بات کر ہاتھا

اس کے کا غذات کے بارے میں شمصیں کیامعلوم

میں جانتا ہوں کہ اس وقت آپ کے دفتر میں ان کاغذات کی نقل موجود ہیاصل

کا غذات وہاں موجود نہیں ہیں اور شاید آ پکواسکاعلم بھی ہے

اندرچلوسرسلطان نے اسے پورٹیکو کی طرف دکھیلتے ہوئے کہا۔

وہ نشت کے کمرے میں آ گئے ۔۔۔۔۔۔اور سر سلطان نے اسے بیٹھنے کا

مگر بچیلی رات آپ نے مجھے طعی بری الزمه کردیا تھا

اس وقت میں یقیناً غلطی پرتھا بہر حال وہ بھی اس زئنی کشکش کا نتیجہ تھا میں صحیح فیصلہ ہیں کرسکتا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئیمگرتم مجھے بتاؤ کہ کاغذات محصی کس طرح ملے

عمران نے تہہ خانہ اور میز کے متعلق بتانا شروع کیا سرسلطان کے چہرے پر حیرت کے آ ثار تھے۔انھوں نے عمران کے خاموش ہوتے ہی کہا کیا وہ دونوں شقیں اس کے پاس بھی نہیں تھیں ہوسکتا ہے۔ یہی بات ہوور نہ وہ ابھی تک کسی تیسری طاقت سے اس کی قیمت وصول کر چکا ہوتا۔

عمران کچھ نہ بولاتھوڑی دیر کمرے کی فضا پر بوجھل سا سکوت طاری رہا پھرسر سلطان بولےان دونوں شقوں کا ملنا بہت ضروری ہے

فی الحال ان کاغذات کوسنجال کر رکھئے۔ میمی بڈ فودڑ کی روح انقام انقام چیخ رہی ہے۔ کیمی وہ بادلوں سے جھانکتی میکبھی شفق۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔افق کیا آپ مجھے شفق اورافق کا فرق سمجھا سکتے ہیں

ارے شفق۔۔۔۔۔۔وہ سرخی۔۔۔۔۔۔۔وہ سرخی۔۔۔۔۔۔سرسلطان بے خیالی میں بڑ بڑائے پھر چونک کرعمران کو گھورنے لگے اور ان کے ہونٹوں پر پہلے تو ایک ندامت آمیز مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں بولے تم گدھے ہوکام کی بات کرومیں الجھن میں ہول

كاغذات نامكمل بين

جس جگہ سے بیکا غذات برآ مدہوئے تھیوہاں ان کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا ان دوشقوں کا۔۔۔۔۔۔کسی کے ہاتھ لگنا بھی ہمارے لئے اچھا نہیں

ہوگا۔۔۔۔۔م جانتے ہی ہوکہان دنوں کیا حالات ہیں۔

میں جانتا ہوں اور حالات سے فایدہ اُٹھانے سے قبل ہی وہ قبل کردیا گیا تھا مگر کیا ہے دونوں شقیں ان کے پاس بھی نہیں تھیں

میں نہیں جانتا

عمران سرسلطان کے چہرے کی طرف غور سے دیکھر ہاتھا اس نے چو سطے ہی ہو چھا آپ
کی جوزف سے دوستی، کاغذات گم ہونے کے بعد سے شروع ہوئی تھی یا اس سے پہلے کی ہے

ہہت پہلے کی بات ہے اور وہ اسی دوستی سے ناجائز فائد ہ اُٹھا کرا پی مقصد میں کا میاب ہوا
تھا مجھے شروع ہی سے اس پر شبعہ تھالیکن تم جانتے ہو کہ اس واقعے کو منظر عام پرلانے سے
میری کتنی بدنا می ہوتی میں یونہی نجی طور پر اس کے خلاف تحقیقات کروا تار ہا گئی بار اسکی
نادائی میں اس کے مکان کی تلاثی بھی لی گئی تھی لیکن کاغذات نہیں ملے تعبیر میں نے یہ خیال
نی ترک کر دیا تھا کہ اس حرکت میں اسکا ہاتھ رہا ہوگا۔ لیکن جب اس کے قبل کی اطلاع ملی تو
ایک بار پھر مجھے اندینوں نے گھیر لیا بہر حال میں ذہنی شکش کے عالم میں تھا اس لئے میں نے
میں جائے وار دات پر طلب کیا تھا اور اب سو چاہوں کہ میں نے ناطی نہیں کی تھی

سرسلطان نے اسے حیرت سے دیکھالیکن خاموش ہی رہیشا ید عمران کا یہ لہجہ ان کے لئے تو ہین آمیز تھا

جوبات آپ چھپانے کی کوشش کرہے ہیں۔عمران نے کچھ دیر بعد کہا۔ وہیں سے میری تفتیش کا آغاز ہوگا اورا گرآپ وہ بات بتانے پر تیار نہیں تو میں مجبور ہوں

وہ کیابات ہوسکتی ہے سرسلطان جھیٹ پڑنے کے انداز میں بولے

آ ہاں عمران نے ایک طویل سانس لی اور ہاتھ اُٹھا کر درویشوں کے سے لہجے میں بولا۔ آ دمی خواہ فرشتہ ہوجا یُخو بصورت عورتیں اس پر چھائی رہیں گی

ك ـــــكياـــــــب بــــــــب كواس ــــــــــــــــــــكواس

لاحول۔۔۔۔۔۔سرسلطان جھینیے ہوئے انداز میں ہکلائے اور عمران کی طرف اس طرح

د يکھنے لگے جيسےاس نے اٹھيں کوئی گندی ہی گالی دی ہو

کیا کوئی مردآپ سے حکومت کے رازا گلواسکتا ہے عمران نے پوچھا۔

تم چلے جاؤیہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔ جاؤ۔۔۔۔۔۔۔ سرسلطان غصیلے لہجے میں چنج کرکھڑ ہے ہوگئے۔

فكرنهيں _ _ عمران المحتا ہوا بولا _ سنجيدگي سےغور كيجيئے اس بات پر _ بہرحال خفيه

یکاغذات اتفا قاملے تھے مران نے اپنی آنکھوں کوگردش دے کرکہا۔ اگروہ بھی اتفا قامل گئے تو حاضر کردئے جائیں گے۔ کیا مطلب

کیا میں وہاں ان کا غذات کی تلاش میں گیا تھا عمران نے سوال کیا۔ پہلے کی بات اور تھی اب یہ کیس تمھار سے سپر دکیا جاتا ہے

میں ایسے بے سروپا کیس کے سلسلے میں کیا کرسکوں گا عمران سوچ اہوا بولا پھر سرسلطان کی آئکھوں میں دیکھتا ہوں کہ اب مجھے سکرٹ سروس کے بھوں میں دیکھتا ہوں کہ اب مجھے سکرٹ سروس کے چیف کی حیثیت سے کام کرنا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔سکین۔۔۔۔۔۔مصیبت توبیہ ہے کہ اس سلسلے میں آپ سے جس شم کے سوالات کروں گا شائد آپ ان کا جواب دینا پہندنہ کریں

میں نہیں سمجھاتم کیا کہنا جائے ہو

میں یہ بوچھنا جا ہتا ہوں کہ آپ دونوں کی دوستی کس بنا پڑھی

اس سے کیا سرو کار دفعتا سرسلطان کا بوڈ بگڑ گیا

میں اپنے طور پر سوال نہیں کررہا ہوں۔ بلکہ یہ جھنے کہ سیکرٹ سروس کے چیف نے کاروائی شروع کردی ہے اوروہ ہر پہلو سے دیکھنے اور سجھنے کی کوشش کرے گا

میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا

اردومیں ضرور بدتمیز ہوں کیکن انگریزی میں اسٹریٹ فاروڈ کہیں گے۔خیراس تزکرے کو یہیں ختم کردیجیئے ۔ مجھےاس عورت کا نام اور پہتہ چاہیئے ۔

میضروری نہیں ہے کہ۔۔۔اس کی وجہ۔۔۔وہی ہو۔۔۔جوتم سجھتے ہو۔

ارے میں پچھ پیں سمجھتا۔ عمران اپنے دونوں کان اینٹھ کرمنہ پیٹتا ہوا بولا۔ میں صرف نام اور پیتہ چا ہتا ہوں۔ اور بیتوا پکاول جانتا ہی ہوگا کہ میرا اندازہ غلط نہیں ہے۔ اپ مجھے صرف نام اور پیتہ بتا ہئے۔ اس کے علاوہ اور پچھ نہی پوچھوں گا وہ یقنان سیست پر بحث کرنے والی کوئی عورت ہوگی اور اپ سے کسی بین القوامی مسلے پر الجھی ہوگی:۔۔۔اورا نے بات منوانے کے لیئے راز دارانہ انداز میں اس خفیہ معاہدے کا تزکرہ کردیبا ہوگا۔

بات مواہے ہے راز دارا جہ مداریں اس طیبہ معاہدے ہر سرہ سردییا ہوہ۔

ا ہاں۔۔۔ہاں۔۔ بہی بات ہے۔سر سلطان بے ساختہ بولے۔۔۔ پھر ان کے چہرے کارنگ ندامت سے پھیکا پڑگیا۔

پرواہ مت کیجیئے۔۔ ا پبھی ادمی ہی فرشتے نہیں ارے جانب حسن وہ چیز ہے جس نے ہابیل کو ابابیل سے لروادیا تھا۔۔۔ جی ہاں۔

ہابیل۔۔۔سرسلطان نے جھینیے ہوئے انداز میں تصحیح کی۔

نہیں صاحب۔۔۔ابا بیل۔۔۔میں نءبر ہان قاطع میں یہی لکھا دیکھا ہے یہود یوں کی کتاب کی سنہیں ہے کیر ہاں تو نام اور پیتہ۔

ww.1001Fun.com

معاہدے کی دوشقیں اپ کے ہاتھ ممیں نہیں ہیں۔ محکے کواس کاعلم نہیں ہے کہ معاہدے کے کاغزات دفتر سے باہر بھی گئے تھے۔ کیونکہ اپ نے اسکی نقل فراہم کر لی تھی۔۔۔ اپ خود سوچیئے کہ اپ س پوزیشن میں ہیں، میں بیا پہی کے مفاد میں کہہ رہا ہوں مجھے اس سے کیا مفاد ہوسکتا ہے۔

عمران دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ سلطان سر بولے۔ ٹھہر وادھرا ؤ۔۔ ابن کی ا واز میں کیکیا ہٹتھی عمران بلیٹ اایا۔اور چپ چاپ پھراسی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جس پر پہلے بیٹھا ہوا تھا۔

تم كيابوچھنا چاہتے ہو؟ سرسلطان نے كہا۔

میں اسعورت کا انم اور پیۃ معلوم کرنا جا ہتا ہوں جس سے ا پ بن اس معاہدے کا زکر لیا تھا۔

تم۔۔۔ ا کے عورت ہی کی بات کیوں کررہے ہو؟

کیونکہ کرنل جوزف کاسب سے بڑا حربہ عورت ہی تھی۔ کیااس کے گردعورتوں کی بھیڑ نہیں رہتی تھی۔ مجھے کہنے دیجیئے کہ عورتوں کی وہ بھیڑ ہی ا پدونوں کی دوستی کی محرک ہوئی تھی۔

کیاتم اپنے باپ سے بھی اتنے ہی بے تکلف ہو سکتے ہو؟ سرسلطان جھنجھلا گئے تھے۔

بالکل۔۔۔بالکل۔۔۔انہیں میری بے تکلفی ہی تو گراں گزرتی ہے۔ میں نے اکثران سے پوچھاہے کہ وہ اب تک جوان کیوں ہیں جبکہ والدہ صاحبہ بوڑھی ہوچکی ہیں؟

تھوڑی دیر بعدایک عورت کمرے میں داخل ہوئی جس کی عمر چھبیس یاستائیس سے زیادہ نہ ہرہی ہوگی۔ وہ یقنا دکش تھی۔ لیکن پوریشین کسی طرح بھی نہیں ہوسکتی تھی۔ ہوسکتا ہے کہ اس کا باپ یا دادا کا نام کرتار ہا ہو۔ جسے انگریزی کارٹر بن بیٹھنے کا فکر حاصل وہ گیا ہو۔ ور نہ وہ سوفیصد ایک عیسائی عورت تھی۔

ایڈووکیٹ۔وہ بڑے دلا ویزانداز میں مسکرائی۔ کیاا پ میری کسی دادی یا نانی کی موت کی ک رلے کرائے ہیں جس نے کوئی بہت بڑی جائیداد چھوڑی وہ؟

میں ا پ کے ستقبل کے لیئے ایک بڑا شاندار پروگرام لے کرحاضر ہوا ہوں اے عمران نے سنجیدگی سے کہا

:فرمائيے؟ ؤ۔

عمران نے اپنے مینٹل میں ہاتھ ڈال کر جار بجفلٹ نکالے اور انہیں اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ مستقبل ہرایک کا ثنا ندار ہونا جا بیئے۔

گلوریانے انہیں الٹ بلیٹ کر دیکھا اور عمران کو گھرنے لگی عمران سر جھکائے بیٹھا رہا ا کرگلوریانے کہہا۔ توکسی بیمہ کمپنی کالٹریچرہے۔ مس گلوریا کاٹر۔۔۔تھرٹین ریکسٹین اسٹریٹ۔

شکریہ۔عمران نے اپی نوٹ بک پرجلدی سے گھیٹتے ہوئے کہا۔ میں اپنی گسا تاخیوں کی معافی چاہتا ہوں ا پ پھروہی میرے افیسر ہیں اور میں اپکا اتحت۔۔۔ اگر میں اس قسم کی گفتگونہ چھیڑتا تو زندگی بھر مجھے اس عورت کا نام اور پہتے معلوم نہ ہوتا۔ اب میں خود ہی معلوم کر لول گا کہ اس کی عمر کیا ہے۔

سرسلطان جھلائے ہوگ انداز میں اٹھ کراندر چلے گئے ۔اس وقت عمران کے چہرے پر شاندار سنجید گی تھی۔

عمران کی ٹولیسٹر ریکسزٹن اسٹریٹ کی تیرھویں عمارت کے سامنے رک گئی۔ وہ نیچے اتر گفتٰ کا بیٹن دبادیا۔ پھرشاید دویا تین منٹ بعد اندر سے کسی کی اوازا ئی۔اورایک ادھیڑعمر کی دلیسی عورت نے دروازہ کھولا۔

کیابات ہے جناب۔۔۔ اس نے عمران کواوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے و پچھا۔ مس گلوریا موجود ہیں؟

:موجود ہیں جناب؟۔

میرا کارڈ۔عمران نے جیب سے ایک وزیٹنگ کارڈ نکال کراس کی طرف بڑھایا۔جس پر تحریرتھاا رایس خان ایڈووکیٹ

عورت کارڈ لے کر چلی گئی۔عمران سوچ رہاتھا کہ بیگلوریا یقیناً کوئی پوریشین عورت ہوگی

کیا بکواس ہے؟ تم مجھے بہت اچھی گئی ہو۔ برتمیز۔

ارے واہ۔۔کیامیں نے گدھی کہاہے۔تم بدتمیز کیوں کہدرہی ہو۔ گلوریا دانت پیس کررہ گئی شایداس کے یہاں کوئی مرد ملازم نہیں تھا وہ خاموش ندرہ سکی چند لمحے عمران کو گھورتی رہی پھر راٹھتی ہوئی بولی ٹھہر و بتاتی ہوں۔

بتاؤگی کیا۔عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا۔تم نے خود ہی اشارہ کر کے مجھے اندر بلوایا تھا تین گھنٹے پہلے کی بات ہے۔اب میں تم سے پوچھتا ہوں کی میراپرس کیا ہو گیا جس میں ساڑھے تین ہزار کے نوٹ تھے تو تم مجھے دھمکیاں دیتی ہو۔

کیا بکواس ہے۔گلوریا چیخ کر بولی۔

ساڑھے تین ہزار۔ عمران ایک ایک لفظ پرزوردے کر بولا۔ میراپرستم شوق سے شور مجاؤے۔۔۔ تبہارے پڑوس

کے دا چارادمی اس بات کی شادت دیں گے کہ میں تین گھنٹے قبل یہاں داخل ہوا تھا اور میں اس شہر کا ایک معزز ہو پاری ہوں کیا تہ ہیں نہیں معلوم کہ تمہارے پڑوسی جیاہاں میچر ل انشورنس تمپنی کا۔

اورا پ۔۔۔کیال۔۔ا پایڈووکیٹ ہیں؟

نہیںمحتر مہ میںانشورنسا یجنٹ ہوں۔

پھرا پنے دھوکا دینے کی کوشش کیوں کی۔۔۔ایڈوو کیٹ کا کارڈ کیوں بھجوایا۔

اوہوا یا تو خفا ہوگئیں اسے دھانہیں بلکہ حکمت عملی کہتے ہیں۔ اگر میں بحثیت

انشورنس ایجنٹ ملنا چاہتا توا پ کی مزلمہ بیا طلاع دیتی کہ ا پ باہرتشریف لے گئی ہیں۔

ا پ جاسکتے ہیں گلوریانے براسامنہ بنا کر کہا۔

میں بقدیناً جاسکتا ہوں کیونکہ میری ٹانگیں کافی مضبوط ہیں مگریہ میر مرضی پر منحصر ہے۔

نہیں بیمیرے ملازموں کی مرضی پرمنحصرہے۔

غلط۔۔بالکل غلط۔اس طرح ا پایک بڑی مصیبت میں مبتلا ہوجائیں گی کیونکہ میں

نے اپنے ہرعضو کا الگ الگ بیمہ کرا رکھا ہے۔صرف ناک کی پالیسی چالیس ہزار کی ہے۔ا

ب جانتی ہیں کہا ج کل ناک پرمکارسید کرنا کتنا فیشن ہو گیا ہے۔

تم يقيناً كوئى ٹھگ ياا ڪيے ہو گلوريا کی اواز بلند ہوئی۔

اب مجھے سچ مچے حقیقت ظاہر کرنی پڑے گی۔عمران نے مایوسی سے کاہ۔

اب سے رات تک بیٹھیحقیقت ظاہر کرتے رہو لیکن تم مجھے الو بنان یمیں کامیاب نہیں

ہوسکو گے۔ میں ابھی پولسی کوفون کرتی ہوں۔

ا خرکیوں؟ کیا تکلیف پینے رہی ہے مجھ سے ۔ کیا میں کوئی غیر مہزب ا دمی وہس خوبصورت نہیں ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں بھی تمہی اچھا لگتا ہوں۔

اوہ۔۔۔شٹ اپ۔۔۔گلور یاغصے میں پاگل ہوگئ۔اوراس طرح چیخے لگی جیسے کسی قسم کا دورہ پڑا ہو۔اچا تک بوڑھی ملاز مہدروازے میں دکھائی دی۔

اوہوعمران نے اس سے کہا۔ کوئی گھبرانے کی بات نہیں تم جاؤمیں ان کی والدہ کے انتقال کی ک رلایا ہوں۔

گلور یا بین کر بالکل پاگل ہوگئی۔اپنے سرکے بال نوچنے لگی پھر بھوکی شیرنی کی طرح عمران پر جھپٹ پڑی۔۔۔ بوڑھی نوکرانی بو کھلائے ہوئے انداز میں وہاں سے چلی گئے تھی۔ عمران نے گلور یا کے دونوں ہاتھ پکڑ لیئے اور اسے صوفے پر دھکیلتا ہوا بولا۔اب کافی جان پہچان ہوگئ ہے اور کسی دوسرے موقع پر ہم ایک دوسرے کے لیئے اجنبی نہیں رہیں گے ۔۔۔اچھاٹا ٹا

اس نے اپنامینٹل اٹھایا چند کمجے پیار بھری نظروں سے گلوریا کود کھیار ہا پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔

انسپیکٹر پرویز کی سانس پھول رہی تھی۔۔لیکن وہ ٹیکسی سے اتر کرایک کمھے کے لیئے

تہمیں اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے۔اوران کی بیوبوں کی دلی خواہش ہے کہتم ی عمارت خالی کردو۔

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا گلوریا جھٹکے کے ساتھ صوفے پر دوبارہ بیٹھتے ہوئے لی

د ماغ تو بالکل ٹھیکہ البتہ معدہ عموما خراب رہتا ہے ااج کل پھر اینڈر ریوز سالٹ کا استعال شروع کر دیا ہے کچھ ڈکٹر وں کی رائے ہے کہ جگر بھی خراب ہو گیا ہے ۔ مگر میں اسے تسلیم کرنے کے لیئے تیار نہیں ہوں۔

تم کیاچہاتے ہو؟ گلوریانے ہانیتے ہوئے کہاوہ کچھ خوفز دہ سی نظاؤرا نے لگی تھی۔
بس یہ کہ مجھ سے روزانہ ایک بارمل لیا کر وورنہ میں مرجاؤں گا۔۔
تم جسیا بیہودہ ادمی اج تک میری نظروں سے نہیں گزرا۔
ہائیں کیا مطلب کوئی بیہودگی سرز دہوئی ہے مجھ سے؟ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔
گلوریا فورا ہی کچھ نہ بولی۔ چند لمجے عمران کو گھورتی رہی پھراس نے کہا۔ تو کیا پہلے بھی تم مجھ سے مل چکے ہو؟

اگریہ معلوم ہوتا کہ وم اس طرح پیش ا وَگی تو پہلے ہی مل لیتا اخراس میں کیا برائی ہے کہ تم مجھے اچھی لگتی ہو۔ ہوسکتا ہے کچھ دن بعدتم سے شق بھی ہوجائے۔

شط اپ ۱۰۰۰

تم نے تو مصوری شروع کر دی فیاض پھر کلائی کی طرف دیکھتا ہوا بولا ۔ کام کی بات لرو۔

میں اس کا تعاقب کرتارہا۔ پرویزایک طویل سائس لے کر کہنے لگا۔ اور پھروہیں جا پہنچا جہاں سے اس سینڈا فیسر نے اسکا پہلی بارتعاقب کیا تھا۔ یعنی گراؤنڈ ہوٹل۔۔ وہ تھوڑی دیر یونہی کھڑا ہال میں بیٹے ہوئے ادمیوں کا جائزہ لیتارہا۔۔۔۔پھرا ہستہ اہستہ ایک میزی طرف بڑھنے ہوئے ادمیوں کا جائزہ لیتارہا۔۔۔۔پھرا ہستہ استہ ایک میزی طرف بڑھنے کا جہاں دوا دمی بیٹے شراب پی رہے تھے۔ جیسے ہی ان دونوں کی نظریں اس پر پڑیں ان کے ہاتھوں سے گلاس چھوٹ بڑے۔۔۔تقیقتا گلاس چھوٹے تھے اور میں نے انہیں اچھلتے دیکھا تھا اور وہ وحشی انہیں خوں خوار نظروں سے گھور رہا تھا پھروہ ا کے بڑھ کرایک خالی میز پر بیٹے ارہا میں اسکا پیچھا نہیں چھوڑ نا جا ہتا تھا اس نے تقریبا پندرہ منٹ میں اپنی چائے ختم کی اور پھراٹھ گیا۔ میں دراصل اس کی قیام گاہ معلوم کرنا جا ہتا تھا۔ گر۔۔۔۔

مگرمیری بیخواہش پوری نہ ہوسکی۔ ہوسکتا ہے اسے تعاقب کاعلم ہو گیا ہو بہر حال ایک جگہدوہ مجھے ڈاج دے گیا۔ میںٹریفک کی زیادتی کی بناء پر ایک سڑک نہ پار کرسکا جتنی دیر میں

بھی رکے بغیر فیاض کے بنگلے کی کمپاؤنڈ میں داخل ہو گیااس کی رفتار خاصی تیز تھی۔ برا مدے میں کھڑے ملازم سے اس نے جلدی جلدی کچھ کہا۔۔۔اور ملازم اندر چلا گیا لیکن ویاسی میں درنہیں گئی۔

اندرتشریف لے چلیئے ۔اس نے انسپیکٹر پرویز سے کہا۔

كيبين فياض اس كاندر بنجني سے پہلے ہى ڈائينگ روم ميں چاتھا۔

تصهر و۔ وہ ہاتھ اٹھا کر بولا۔ پہلے توتم کچھ دریا خاموش بیٹھ رک اپنی سانسیں درست کرلو ۔ پرویز مود بانہ انداز میں اس کاشکریہ ادا کر کے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ فیاض ٹٹو لنے والی نظروں سے اسکا جائز ہلیتار ہا۔ تقریبا دعوتین منٹ تک خاموشی رہی پھر فیاض نے کلائی کی طرف د کیھتے ہوئے کہا، کیا بات ہے؟

اج میں نے اس ادمی کا تعاقب کیا تھا جسے میمی کی قبر پرروتے دیکھا تھا۔ اچھا فیاض کے لہجے میں تمسخر تھالیکن پھراس نے سنجیدگی سے پوچھا تم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہوکہ وہی ادمی رہا ہوگا۔

بیان کردہ جلیے کے عین مطابق تھا۔ پرویز نے خفیف تی تکیکچا ہے کے ساتھ کہا۔۔ خیر ہاں۔۔۔لیکن تعاقب کا انجام کیا ہوا؟

وہی عرض کر رہاتھا وہ مجھے عیسائیوں کے قربرستان کے قریب ملاتھا۔ میں دودن سے اس کی نگرانی کر رہا ہوں۔ بہر حال۔۔۔وہ ا دمی عجیب ہے وحشت زدگی کے علاوہ اس میں كهانےاسا دمی كو كھوديا۔

میں کیا عرض کروں جناب مجھےٹریفک کے قوانین پرغصہ ارہاہے۔

فیاض کسی سوچ میں پڑ گیا پھرا ہستہ سے بولا۔ اگرتمہارا خیال صحیح ہ یکہ اسے تعاقب کاعلم

ہو گیاہے تواسے ڈھونڈ نکالناا سان نہ ہوگا۔

میں کیا عرض کروں جنا بجھے خودافسوس ہے۔ گرید دونوں ا دمی شاید ہماری مدد کرسکیں۔

مجھے یفین ہے کہ وہ اسے پہچانتے ہیں اور خوف ہی کی وجہ سے ان کے گلاس جھوٹ پڑے تھے۔

میں دیکھوں گا فیاض سر ہلا کر بولا کل صبح ان کوا فس میں طلب کرو۔

بہت بہتر جناب پرویز یکاخت خوش ہوگیا گویاصبح وہ ان سے اپنی تو ہین کا بدلہ ضرور لے

سکےگا۔

اور پچھ

نہیں جناب پرویز اٹھتا ہو بولا۔اباجازت جا ہوں گا۔

اجھا۔۔ فیاض بھی اٹھ گیا۔

پرایو یٹ فون کی گھنٹی سن کر عمران اپنی خوابگاہ میں ایا دوسری طرف سے جولیا بول رہی تھی اس نے کہا۔ ایکا خیال درست تھا جناب گلوریا کا کچھ نہ کچھ علق سونیاز کا رنر

سے ضرور ہے۔

ہےنا۔عمران سر ہلا کر بولا۔ کیوں کوئی خاص واقعہ

سڑک صاف ہوتی وہ دوسری طرف کسی گلی میں غایب ہو چکاتھا۔ پھرابتم کیا بتانے ایے ہو؟ فیاض جھنجھلا گیا۔ یہی کہان دوخوفز دہ ادمیوں کے متعلق میں نے بہیزی معلومات حاصل کرلی ہیں۔ فیاض کچھ نہ بولا اور پرویز کہتارہا۔وہ دونوں کرنل جوزف کے گہرے دوستوں میں سے تھے،ان کے نام میجرا شرف اور کرنل درانی ہیں۔اور یہ دونوں ہی شہر کے معزز ادمیوں میں

۔ سے بیں۔

ہوں تو پھرتم ین ان سے اس ادمی کے متعلق سوالات کیئے ہوں گے۔

جی ہاں میں ان سے ان کی قیام گاہ ملاتھا کیکن انہوں نے اس ا دمی متعلق کچھ

بتانے سے انکار کر دیا کیونکہ انہوں اس شکل کے کسی ا دمی کو گراؤنڈ ہوٹل میں نہیں دیکھا تھا۔ میں نے انہیں ان گلاسوں کے گرنے کا واقع یاد دلایالیکن انہوں نے میرا مزاق اڑا دیا

کہنے گلے ہاں گلاس گرے ضرور تھے مگران کی وجہوہ نہیں تھی جومیں نے بیان کی تھی انہوں نے

بتایا کہ وہ دونوں نشے میں تھے اور نشے کی حالت میں گلاسوں کے گرانے پر ایک ایک ہزار

روپے کی ہار جیت ہوگئ تھی ان دونوں ہی نے اس ا دمی کے تزکرے پر میرام صحکہ اڑایا۔

پرویز خاموش ہو گیا۔

ا چھا فیاض نے ناخوشگوار کہے میں کہا ، میں دیکھوں گا ان میں مضحکہ اڑانے کی کتنی صلاحیت ہے۔ میں ان دونوں رنگیلے بوڑھوں سے اچھی طرح واقف ہوں مگر مجھے افسوس ہے

جلدی مت کروسب کچھا ہتہ اہتہ سامنے ااجائے گایہ پر اسرار اولی بہت سنسی پھیا رہاہے کیا خیال ہے تہها را۔۔۔؟

جی ہاں ہوسکتا ہے وہ میمی بڈفورڈ سے قریبی تعلقات رکھتا ہو۔

ییکس بناء پر کههر بی هو؟

وہی قبر کے کتبے پر جونئ تحریر پائی گئی ہے قسم کی انقام کے متعلق ہوسکتا ہے۔۔ مگر تھہر ئیے میمی کی موت بھی تو پر اسرار طریقے پر واقع ہوئی تھی۔

ہاں۔۔۔ا ں۔۔۔غالباوہ ان لوگوں سے انتقام لینا جا ہتا ہے جومیمی کی موت کا باعث بنے ہوں گے۔

گر بڑاڈ رامائی انداز ہے۔جولیانے کہا۔

ایسابھی ہوتا ہے شایدوہ آنہیں مارنے سے پہلے ہی ادھ مراکر ڈاڈالنا چا ہتا ہے۔ سوچوکہ دوسر بےلوگ کتنی برڈ دہنی ازیت میں مبتلا ہوں گے بیتو مارڈ النے سے بھی بدتر ہے۔
جی ہاں۔ جولیانے جواب دیا۔ مگر ہم اس ادمی کو کہاں تلاش کریں؟
میراخیال ہے کیپٹن فیاض کے ادمی اس کی راہ پرلگ گئے ہیں۔
مگر جنا بھیروہی معلوم کرنا جا ہوں گی کہاس کیس کا محکمہ خارجہ سے کیا تعلق؟

جی ہاں سونیا کا دوست پار کرکل گلوریا کے ساتھ نظرا یا تھا۔ یار کروہی لمباا دمی؟

جی ہاں دونوں پکسیز جوا یئٹ میں تھے۔ یہ پچپلی شام کی بات ہے پھر دونوں ساتھ تھر ٹین ریکسٹن اسٹریٹ میں اے تھے پار کرتقریباا دھے گھنٹے تک اندرر ہا۔ پھر تنہاوالیس ایا۔ اس کے بعدوہ کہا گیا؟

یا پیپن جعفری ہے معلوم کرسکیں گے۔ اچھا۔۔۔شکریہ جولیگلوریا پر ہرابرنظرر کھو ہاں سونیا کوکون دیکھر ہاہے؟

> اچھااورسار جنٹ ناشاد۔ معالم

وہ فی الحال شاعری کررہائے۔اسکا خیال ہے کہلوگ اس کے بعداس کے کلام کی تعریف کریں گے۔

اگروه کسی طرح مرسکے تو ضرور مارڈ الو۔

جولیا بننے لگی۔۔لیکن پھر فوراہی خاموش ہوگی ء۔

میلا۔۔۔ ہاں سارجنٹ ناشاد کومیجراشرف پرنظرر کھنے کا کہو۔

اوہومیجراشرف۔جولیانے حیرت سے ہا۔ کیاوہ بھی اس کہانی سے علق رکھتا ہے۔

اس کےعلاوہ بھی جاراور ہیں۔

وہ۔۔۔ابھی تک کطھ نہیں میراخیال ہے بادی النظر میں ہم اس کے خلاف کچھ نہی ثابت کر سکتے۔ شہبیں ثابت کرنے کے لیئے کس نے کہا ہے؟ اوہ۔۔۔بب بات۔۔۔یہے۔۔۔جناب۔ کیابات ہے؟

: میں ابھی تک اس کے زریعہ معاش کے بارے میں نہیں معلوم کرسکا۔ معلوم کرنے کی کوشش کرو عمران نے کہااور سلسلہ منقطع کردیا۔

پھردن بھروہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے اپنے ماتخوں کے فون ریسیوکر تارہا۔۔۔اس نے دوران میں کیپٹن فیاض بھی میجراشرف اور کرنل درانی کی داستان لے کرٹپک پڑا۔۔۔اس نے اسے شروع سے واقعات بتائے یعنی انسیکٹر پرویز کا کارنامہ پھر بات یہاں تک بینچی کہ اس نے میجرا شرف اور درنا کی کوافس میں طلب کرلیا۔

گروہ ودونوں۔ فیاض نے براسامنہ بنایا خشکی کے گھوڑے ہیں۔ان سے پچھ معلوم نہیں کرسکالیکن میرادعوی ہے کہ وہ اس اوی کو جانتے ہیں۔

گر کر بند کر دوعمران نے ہا نک لگائی۔

لیکن میں ثابت نہیں کرسکتا کہ وہ جانتے ہیں۔

پرواہ نہ کرو۔ میں بہت جلد ثابت کروں گا۔

تعلق کاعلم مجھے بھی نہیں ہے۔ عمران نے جواب دیا۔۔ بہتیری راز کی باتیں ایکسٹو سے بھی پوشد بدر کھی جاتی ہیں۔ مگر ہمیں اس کی پرواہ نہ ہونا چاہیئے بس جو کام ہمیں سونیا جائے خوش اسلوبی سے انجام دیں

یقیناً جناب دوسری طرف سے اوازاائی۔

اچھاابتم اپنا کام دیکھو۔عمران نے کہااورسلسلہ منقطع کر دیا اس کی پیشانی پرسلوٹیں تھیںاوروہ کچھسوچ رہاتھا۔

پھراس نے کیپٹن جعفری کے نبمر ڈائل کیئے۔

ہیلوکیٹین جعفر نیجھے پارکر کے متعلقکل شامکی مکمل رپورٹ جا میئے۔

یس سر۔ دوسری طرف سے اوازائی۔وہ گلوریا کے مکان سے نکل کرسیدھا سونیا کارنر

ببهنجا تھا

گر ـ ـ ـ ـ

پھر۔۔۔میرامطلب ہے کہ میں وہی سے واپس اسکیا تھا کیونکہ اب پارکر کی واپسی محال

نظرا تی تھی۔۔۔وہ دراصل اس رستوران میں رہتاہے۔

اتنی در میں بیا یک کام کی بات کہی تم نے۔

اب میرے لیئے کیا حکم ہے؟ پارکر کے پیچھے گئے رہو۔اس کے متعلق اور کیا معلومت بہم پہنا جیا کیں۔ عمران ۔۔۔ فیاض نے بلندا واز میں اسے مخاطب کیا اور عمران چونک کراسے گھورنے لگا

کیابات ہے بڑے بھائی؟ عمران نے بھرائی ہوئی اواز میں کہا۔ اگرتم نے کچھ کرنا ہی نہیں تھا تو مجھ سے وعدہ کرنے کی کیاضرورت تھی؟ میں اب بھیتیار ہوں عمران نے بڑے خلوص سے کہا۔ مگرتم نے تو کہا تھا لڑکی نابالغ ہے میں سال تک انتظار کرنا پڑے گا۔

فیاض نے جھپٹ کراسکی گردن پکڑلی اور عمران رو دینے والے انداز میں بولا۔ پلو ایسے ہی سہی ۔ میں تیار ہول۔ بلکہ قبول کیا۔۔۔ارے۔۔۔کیا مارڈ الوگے۔۔۔غردن۔۔۔ا ہ فیاض اس کی گردن چھوڑ کر جانے کے لیئے مڑا۔

تھم وسوپر فیاض۔عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ شیاد کام کی بات گردن ہی میں اٹکی ہوئی تھی۔ فیاض بلیٹ کراسے گھورنے لگا۔

بتا تا ہوں میری جان اب میں نے کام کی بات شروع کی ہے تو تم نے رقیبوں کی طرح ا تکھیں دکھانی شروع کر دی ہیں۔ ہاں رقیب ہی تو کہتے ہیں اسے جس کی کمز نہیں ہوتی۔ نہیں میں جارہا ہوں۔ فیاض جانے کے لیئے مڑا۔۔عمران نے جھیٹ کراسکی کمریکڑ پیتہیں تم کیا کررہے ہو۔ مجھےاس طرح تاریکی میں نہر کھو۔ تاریکی بڑی اچھی پچیز ہے سوپر فیاض مثلا کہ اگرتم اندھیرے میں کسی کوا نکھ ماروتو وہ قطعی برانہیں مانے گاتضربہ کرکے دیکھ لو۔

تم پر ہروفت لعنت جھیجنے کو جی حیا ہتا ہے۔ فیاض چڑ گیا۔

بزریعه ڈاک بھیجا کرو میں بعض اوقات گھر پرموجودنہیں ہوتا ویسے اج کل تمہاری جو اسٹینو ہے اس کی عمر بتاؤ۔ تا کہ میں اسے بچیس سے ضرب دے کراپنا سر پھوڑوں یا تمہاری بیوی کی

_زندگی کا بیمه کروا دوں _

تم کام کی بات نہیں کروگے؟

نہیں دوستمیں اب اس کام سے بری طرح اکتا گیا ہوں۔اب کوئی دوسرا دھندا شروع کروں گا۔۔۔ویسے کیا خیال ہے تمہاراا گرمیں مجھلیوں کی اڑھت کرلوں۔

عمران بوریت مت بھیلاؤ۔ فیاض نے بیزری سے کہا۔

بوریت تم پھیلارہے ہو یامیں؟

اچھاتو میں جار ہاہوں۔

ٹاٹا۔۔۔عمران نے دونوں ہاتھ ہلائے کیکن فیاج بیٹھاہی رہا۔

میں نے فرض کرلیا کہتم چلے گئے ۔اس نے بڑے نبجیدگی سے کہااور کرس پراکڑوں بیٹھ

یہی کہاس نے پیدائش سے لے کرمرنے تک کتنے انڈے دیئے تھے۔عمران جھنجھلا گیا

اور فیاض کو بیساخته منسی ا گئی۔

يارفهاض تم كسى قابل نهيس مو_

چلوبکواس بند کرومیں سونیا سے ملوں گا۔

جاؤبس اب چلے ہی جاؤورنہ میں پہلے خودکشی کروں گا اور پھر تمہیں گولی ماردوں گا۔

فیاض ہنستا ہوا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے جولیا کی کال ریسیو کی جو کہہ رہی تھی۔ جانب وہ ایک نئی

خبر۔۔۔ہوسکتا کہ ا پاساسے فائد ہ اٹھاسکیں۔

کیا خبرہے؟

پار کراور گلوریا کے درمیان جھکڑا ہو گیا ہے۔۔

کہاں؟

منٹو پارک میں دونوں کسی مسلے پرالجھ پڑے تھے پھر ہاتھا پائی کی نوبت اتے اتے رہ گئی وہ دونوں ہی غصے می بھر ہے ہوئے وہاں سے رخصت ہوگئے۔

> تم اس کے بعد بھی گلوریا کا تعاقب کرتی رہی ہوگی۔عمران نے پوچھا۔ بہت

جی ہاں وہ وہاں سے گھر ہی ا کی تھی۔

www.1001Fun.com

لی اور پھر شرمندگی ظاہر کرتا ہوا بولا ۔ لاحول ولاقوۃ کمرتوہے یار۔ میں خوانخواہ تمہیں رقیب سمجھ بیٹھا۔

میرے پاس وفت نہیں ہے فضول ہاتوں کے لیئے۔ فیاض غرایا۔ میمی بڈ فورڈ کے متعلق ایک عورت تمہیں بہت کچھ بتا سکے گی۔وہ اس کی ہم پیشے تھی۔ کون ہے؟

سونيا___

ارے تو کیا وہ انگلینڈ کی ملکہ ہے۔ فیاض جھنجھلا گیا۔ یا مجھے شہر کھر کی عورتوں کے پتے زبنای یاد ہیں۔

خفامت ہو پیارے۔۔۔تھرٹین اسٹریٹ اور زیروروڈ کے چوراہے پرسونیا کارنر ہے تہہیں سونیاو ہیں ملے گی۔

تم اس مے ل چکے ہو؟ فیاض نے بوچھا۔

مل چکاہوں۔لیکن اس نے مجھے کچھ ہیں بتایا۔ تبہاری بات اور ہے تم ایک سرکاری افیسر ہو۔وہ تبہاری مونچھیں ہی دیکھ کرخوفز دہ ہوجائے گی مگر کھہرووہ چالاک عورت ہے بھی یہ تناہم نہیں کرے گی کہ میمی بٹر فورڈ سے اسکی جان پہچان تھی ۔لہزاغور سے تفصیل سن لو۔جن دنوں میمی ٹیٹا پ کلب میں رقاصہ تھی ۔انہیں دنوں سونیا گراؤنڈ ہوٹل میں ملازم تھی۔وہ بھی رقاصہ ہی تھی۔ان دونوں میں گہری دوستی تھی۔اور دونوں ایک دوسرے کی راز دارتھیں۔

مهربانی ہے۔۔ ایکی۔۔۔ ایکی۔۔۔ ایک سے تو سیکھاہے۔ احیماشکرید۔ عمران نے ریسیورر کھ دیا۔

اب عمران کے لئے ایک نئی الجھن بیدا ہوگئی تھی۔ ابھی تک اس نے اس کیس کی کڑیاں جس انداز میں تر تیب دی تھیں۔ اس میں یک بیک خامیاں نظر آنے لگیں۔ گلوریا کی موت کا کیا مقصد ہوسکتا تھا اور پھر پارکر۔۔۔۔ آخراسے گلوریا کی موت یازندگی سے کیا دلچیسی ہوسکتی ہے۔ جھگڑا کس بات پر ہوا تھا۔ اسی جھگڑے کی بناء پر پارکر نے اسے مارڈ النے کا پروگرام بنایا تھا۔ ایسی صورت میں بنائے مخاصمت لازمی طور پرکوئی خاص اہمیت رکھتی ہوگی۔

چھ بجے شام کو عمران نے فلیٹ چھوڑ دیا۔اسے ہر حال میں گلوریا کی حفاظت کرنی تھی۔ کیونکہاس کے اپنے خیال کے مطابق وہ اس کیس میں خاصی اہمیت رکھتی تھی۔

اس نے اپنی ٹوسیٹر چیری بلوسم کی کمپاؤ نڈ میں کھڑی کردی۔ لیکن نیجے نہیں اترا۔۔۔۔گاڑی ہی میں بیٹا رہا۔ ایبا معلوم ہورہا تھا جیسے اسے کسی کا انتظار ہو۔ٹھیک ساڑھے سات بجاسے پورچ میں گلوریا نظرآئی وہ تنہاتھی اور پورچ سے گذر کراندرجارہی تھی اس سے شاید دس یا بارہ گز کے فاصلہ پر جولیا نافٹر واٹر موجودتھی اسے عمران نے آج رات کی سازش کے متعلق مطلع نہیں کیا تھا ویسے اس کا خیال تھا ممکن ہے کیپٹن جعفری نے اسے آگاہ کردیا ہو۔

وہ گاڑی سے اتر کر جولیا کی طرف بڑھا اور قبل اس کے کہوہ بھی ہال میں داخل ہوجاتی

احیماشکریه عمران نے ریسیورر کھ دیا۔

اباسے کیپٹن جعفر کی رپورٹ کا انتظار تھا کیونکہ وہ بھی منٹو پارک میں کہیں نہ کہیں موجود رہا ہوگا۔ عمران نے اسے یارکر کے پیچھے لگایا تھا۔

ا دھے گھٹے بعد جعفری کا پیغام بھی موصول ہوا۔۔۔۔اس نے بھی منٹو پارک والے جھگڑ ہے۔ کے متعلق بتاتے ہوئے کہا۔ پارکرمنٹو پارک سے چیری بلوسم پہنچ وہاں اس نے اور ہارٹنڈ نے گلوریا کوختم کردینے کا پروگرام بنایا۔۔۔ اجوہ چیری بلوسم ضرورجائے گی کیونکہ اج وہاں سال کا پہلارقص ہوگا۔وہ چیری بلوسم کی مستقل گا بک ہے بہرحال اج اسے وہاں شراب میں زہر دیا جائے گا۔رات کوڈیوٹی پروہ بارٹنڈ نہیں رہے گا جاسازش میں شریک ہے بلکہ دوسرا ہوگا اورگلوریا کی موت کی تمام زمدداری اس پر پڑے گی۔۔۔ حالا نکہ اس بیچارے کے فرشتوں کو بھی اس سازش کا علم نہ ہوگا۔گلوریا غالبا پہلے ہی میر مخصوص کرا چی ہے اس میز پر سروکو نے والا ویٹر بھی سازش میں شریک ہوگا یعنی شراب میں وہی زہر ملائے گا

تب توویٹر گرفت میں اجائے گا۔عمران نے کہا۔

نہیں جناب ایسے حالات پیدا کیئے جائیں گے کہ پولیس اس پر صرف شبہ کر کے رہ جائے گی میراخیال ہے کہ انہی حالات کے تحت بارٹنڈ بھی ز دمیں ندا سکے گا۔

میں سمجھ گیا۔۔۔اچھامیں دیکھ لوں گاجعفری تم لوگوں کی مستعدی سے میں بہت خوش

ہوں۔

گلوریااسے دیکھ کرچونک پڑی۔وہ اسے پہلی ہی نظر میں پہچان چکی تھی۔ میں بغیر اجازت بھی بیٹھ سکتا ہوں۔عمران اس کے سامنے بیٹھتا ہوا بولا۔گلوریا حیرت سے منہ کھولے بیٹھی رہی پھریک بیک اسے غصر آگیا۔

کیوں شامت آئی ہے۔ یہاں میں تنہا نہیں ہوں۔اس نے دانت پیس کر کہا۔ میری موجودگی میں تم بھی تنہائی نہیں محسوس کرسکتیں۔

گلوریا چند کمجے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتی رہی پھرنہ جانے کیوں یک بیک نارمل ہوگئی۔ دوسری طرف جولیا ان سے تھوڑے ہی فاصلے پر بیٹھی انہیں جیرت سے دیکھ رہی تھی ۔عمران نے گلوریا سے کہا۔ کیاتم سیمھی ہوکہ پارکرتہ ہیں معاف کردےگا۔
کیا مطلب ۔گلوریا یک بیک چونک کراسے گھورنے گئی۔

پرواہ مت کرو۔ وہ تمہارابال بھی بیکا نہیں کرسکتا۔ عمران سر ہلا کر بولا۔ اب مجھ سے اس کا مطلب بھی نہ بوچھ بیٹھنا۔ بعض اوقات ایک ہی چیز میں گئی آ دمی دلچینی لینے لگتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ ان میں سے ہرایک خود غرض ہو۔ پار کر تو اپنا مطلب نکل جانے کے بعد تمہیں قتل بھی کرسکتا ہے۔۔۔لیکن میں۔۔۔۔ خیر جانے دو تمہیں یقین نہ آئے گا۔۔۔۔ویسے یہاں اس وقت تمہاری زندگی خطرے میں ہے۔ اگر آج تم نے یہاں کوئی کھانے یا پینے کی چیز طلب کی تو تمہیں وصیت کرنے کا بھی موقع نہیں مل سکے گا۔

تم نہ جانے کیا بک رہے ہو۔ گلوریانے خوفز دہ سی آ واز میں کہا۔

اس کے برابر ہوگیا۔

سوئیس لڑکیاں والز بڑا اچھا ناچتی ہیں۔عمران نے آ ہستہ سے کہا اور جولیا چونک کر مڑی۔۔۔۔ پھر چلتے چلتے رک گئی۔

چلتی رہو۔ میں نے سناہے کہ آج موسم بہت خوشگوارہے۔عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ تم کس چکر میں ہو۔جولیانے براسامنہ بنا کر یو چھا۔

یہ ثابت کرنے کے چکر میں ہوں کہ دواور دوساڑھے تین ہوسکتے ہیں۔ بشرطیکہ کسی دایر سے کا قطر برابر ہوساڑھے تین زاویہ قائیمہ کے۔۔۔لیعنی کہ ہمبگ ۔۔۔

مجھے علم ہے کہ سرسلطان نے تہ ہمیں کرنل جوزف کی لاش دکھائی تھی۔ جولیا مسکرائی۔ لیکن میں نے اس کی قبر کھودنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ ویسے کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہتم گلوریا کارٹر کے بیچھے کیوں پڑگئی ہو۔ میں کئی دنوں سے تہ ہمیں اس کے تعاقب میں دیکھ رہا ہوں۔

تمہیں اس سے پچھ سروکار نہ ہونا چاہیئے۔جولیا نے کہا اور آگے بڑھ جانے کی کوشش کرنے گئی۔۔۔۔۔لیکن عمران بھی اپنی رفتار تیز ہی کرتا رہا اور وہ اس سے آگے نہ بڑھ سکی۔

گلوریا ہال میں پہنچ کرایک میز پر قبضہ کر چکی تھی اور وہ اب بھی تنہاتھی۔ دفعتاً عمران جولیا کے آگے بڑھ گیا۔ وہ تیر کی طرح گلوریا کی میز کی طرف جارہا تھا۔ اس کی میز سے اٹھ گیالیکن وہاں سے ہٹتے وقت اس نے پھر کہا۔ مرنے سے پہلے مجھے ضروریاد
کرلیناٹاٹا۔ وہ اس سے دورایک خالی میز پر جا بیٹھا جس پرریز رویشن کی تختی نہیں تھی۔ اس نے
جولیانا فٹر واٹر کی طرف دیکھا جواسے کینہ تو ٹرنظروں سے دیکھر ہی تھی۔ عمران نے لا پر واہی سے
اپنے شانوں کو جنبش دی اور گلوریا کی طرف دیکھنے لگا۔ جس کی حالت بہت ابتر نظر آرہی تھی۔
اپنے شانوں کو جنبش دی اور گلوریا کی طرف دیکھنے لگا۔ جس کی حالت بہت ابتر نظر آرہی تھی۔
کھی وہ کرسی کی پشت سے ٹک جاتی اور بھی میز پر کہنیاں ٹیک کر آگے جھک جاتی۔ ویسے اس
کی نظریں اب بھی عمران پڑھیں۔ دفعتاً اس نے عمران کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا۔ عمران
آٹھ کر پھراس کی میز پر آگیا۔

تم کون ہو۔گلور یانے بھرائی ہوئی آ واز میں پوچھا۔

میں کوئی بھی ہوں ۔لیکن اچھا آ دمی نہیں ہوں ۔سخت کالراور بے داغ قمیض کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ میں کوئی بھی ہوں ۔اگر شریف آ دمی ہوتا تو تم جیسی عور توں سے مجھے کیا دلچیسی ہوسکتی تھی ۔ میں تمہار ہے گند ہے تھیل سے بخو بی واقف ہوں اور اس میں برابر کا حصہ حیا ہتا ہوں ۔۔۔۔۔ مجھیں ۔ میں کرنل جوزف نہیں ہوں کہ آسانی سے قبل ہوجاؤں ۔ متم کیا جیا ہے ہو۔

یمی که اپنی زبان بندر کھو۔ پار کرسے تمہاری حفاظت کا ذمہ میں لیتا ہوں۔

میں اپنی زبان کس معاملے میں بندر کھوں۔

يتم الجھی طرح جانتی ہو۔۔۔۔۔اورسنو گلوریا کارٹر۔میں پارکر بھی نہیں ہوں۔پارکر

تم مجھ سے کچھ بھی نہیں چھپاسکتیں۔۔میں تمہارے متعلق تاز ہترین اطلاعات رکھتا ہوں کیا یہ غلط ہے کہ منٹو پارک میں تم پار کرسے لڑگئی تھیں۔

گلوریا کچھ نہ بولی۔۔۔عمران نے کہا۔تم خوب اچھی طرح جانتی ہو کہ تمہارے ایک اشارے پر پارکر کی گردن پھنس سکتی ہے۔ پھرتم اتنی احمق کیوں ہو کہ آج کے جھگڑے کے بعد بھی گھرسے تنہا نکل پڑیں۔

گلوریا کا چېره زرد ہوگیااوروہ اپنے خشک ہوتے ہوئے ہونٹوں پر بار بارزبان پھیرنے گلی اس کی سانسیں تیزی سے چل رہی تھیں۔

تم یہاں خطرے میں ہو لیکن پار کر مجھ سے زیادہ نہیں ہے۔

تم کیا جاہتے ہو۔ گلوریانے بھرائی ہوئی آ واز میں پوچھا۔

فی الحال مهمیں یہاں ہے بحفاظت تمام نکال لے جانا۔ کیاتم مجھ پراعتماد کروگی۔

گلوریانے جواب نہیں دیا۔وہ زیادہ مہی ہوئی نظروں سے جاروں طرف دیکھ رہی تھی۔

اوہ۔۔۔۔۔یہاں مہیں قرون وسطی کے خوفنا ک جلا دنظر نہیں آئیں گے۔موت

یہاں کافی کی بیالی یا شراب کے گلاس میں جھپ کر آتی ہے اس لے ان دونوں ہی سے

اجتناب کروتو بہتر ہے۔

تم مجھے بیوتوف نہیں بناسکتے ۔ گلوریا برا برا ائی۔

اچھی بات ہے۔۔۔۔مرجاؤ۔۔۔میرا کیا جاتا ہے۔عمران نے لاپرواہی سے کہا۔اور

میں بیاس محسوس کررہی ہول۔۔۔

یہاں نہیں۔۔۔عمران نے آ ہستہ سے کہا۔۔۔۔ یہا۔۔۔۔موت ہے۔

اگریہ بات ہے۔۔۔ گلوریانے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ تو ہمیں ضرور کچھ نہ کچھ منگوانا

حایئے۔

لعنی تم مرکرد کھنا جا ہتی ہو۔عمران نے مایوسا نہا نداز میں کہا۔

نہیں۔۔۔ہماس کی بچھ مقدارا پنے ساتھ لیکراس کا کیمیاوی تجزیہ کرائیں گے۔

احمق يتم نسى تجربه گاه تك زنده بھى پہنچے سكوگى _

تم سمجھتے نہیں۔فرض کرو۔۔۔میں شراب منگاؤں لیکن اسے پئے بغیراس کی کچھ مقدار

محفوظ کرلوں۔

ہاں ہاں میں سمجھتا ہوں کیکن تمہیں یہاں سے زندہ جاتے دیکھ کروہ اپنی اسکیم بدل بھی سکتے ہیں یعنی کسی دوسر بے طریقے سے تمہارا خاتمہ کردیں۔

تو پھر دوسری صورت میں بھی وہ اپنی اسکیم بدل سکتے ہیں اگر میں نہ پیوں تب بھی۔

شایدانہیں بیمعلوم نہ ہوسکے کہ ہم یہاں سے کب گئے۔

تو بیاس طرح بھی ممکن ہے کہ میں شراب طلب کروں اور اس کی کچھ مقدار اپنے ساتھ

کیتی چلوں۔

جیسے میری جیب میں پڑے رہتے ہیں۔تم پارکرکو بیوتوف بناسکتی ہو مجھے ہیں۔ میں بالکل نہیں سمجھی۔

ٹھیک ہے۔ کرنل جوزف بہت تجربہ کارآ دمی تھا۔ اس نے پچھ سوچ کر ہی اس کام کے لئے تہمیں منتخب کیا ہوگا۔

میں کسی کرنل جوزف کنہیں جانتی۔

شاباشتم واقعی کام کی ہو۔ وہ بیچارا بوڑھا سرسلطان اب بھی تمہاری یاد میں آ ہیں بھرر ہا ہے کیکن ابتم نے اس سے ملنا ہی چھوڑ دیا ہے گلوریاڈ ارلنگ۔۔۔

گلوریاایک بار پھرخوفز دہ نظرآنے لگی۔اس باراس کا چپرہ بالکل تاریک ہو گیا تھا۔

كيامين غلط كهدر ما هول _

مگرتم چاہتے کیا ہو۔

یجے نہیں جو پچھ بھی تمہارے پاس ہے اس کی حفاظت کرو۔۔۔ بیہ ہم دونوں کا مشتر کہ رنس ہے۔

گلور یا تھوڑی دیرینک کچھ سوچتی رہی پھر بولی۔مگر پارکر۔۔۔۔

اوہ پارکر۔۔۔۔۔۔اسے میں جس وقت بھی جا ہوں اپنے راستے سے ہٹا سکتا

ہوں۔

میں تم پر کس طرح یقین کر لوں۔

کیابات تھی۔گلوریانے پوچھا۔

ارے کچھاہیں جناب۔ اکثر لفنگے شریفوں کے جمیس میں آجاتے ہیں۔ نشے میں لڑ پڑے

تقے۔

کسی کے چوٹ تونہیں آئی۔عمران نے کسی رحمدل ہیوہ کے سے انداز میں پوچھا۔ نہیں جناب۔۔۔۔۔۔

ا چھا۔۔۔عمران سر ہلا کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

تھہرو۔۔۔گلوریانے ویٹرکوروک کرکہا۔ میں شایدجلدی ہی اٹھ جاؤں گی۔بل لیتے آؤ

بهت بهتر جناب ويثر چلا گيا۔

گلوریانے جلدی سے اپنا وینٹی بیگ اٹھایا اور اس میں سے سینٹ کی ایک خالی شیشی نکالی۔ عمران بغوراس کے ہاتھوں کی حرکتیں دیکھتار ہا۔ وہ یقیناً ایک چالاک اور پھر تیلی عورت تھی۔ دوسرے ہی لمحے میں شیشی شیری کے گلاس میں تھی۔ شاید ہی آس پاس کے سی آ دمی کو اس کا احساس ہوسکا۔ پھراس نے بھنووُں کے بال نوچنے کی چمٹی گلاس میں ڈال کرشیشی نکال بھی لی۔ پھررومال میں رکھ کراس کی کاک لگائی اور رومال سمیت وینٹی بیگ میں ڈال لی۔ گلوریا۔ عمران ایک طویل سانس کیکر بولا۔ واقعی اگرتم ہمیشہ کے لئے میری دوست ہوجاؤ

چلو۔۔۔ یہی کرلو۔۔ میں مجھ گیا۔تم میرے بیان کی تصدیق کرناچا ہتی ہو۔ یہی سمجھ لو۔ گلوریا نے لا پرواہی سے کہا۔ میں حق بجانب ہوں۔ کیونکہ بیصرف ہماری دوسری ملاقات ہے۔

ہزارویں ملاقات بھی آ دمی کا دل صاف نہیں کرسکتی۔ کیا پارکران دنوں تمہارے لئے اجنبی تھا۔

گلوریا کچھنہیں بولی۔وہ ادھراُ دھر دیکھ رہی تھی۔دفعتاً اس نے ایک ویٹر کواشارہ کیا۔پھر اس کے قریب آنے پرشیری کے لئے آرڈردیتی ہوئی بولی۔۔۔یہیں لاؤ۔۔۔

ینمبر بارہ کی میز ہے۔ ویٹر نے ادب سے جواب دیا۔ میں اس سے کہہ دوں گا۔ ویٹر چلا گیا۔

پھرشاید پانچ ہی منٹ بعد ہال میں یک بیک ہنگامہ شروع ہوگیا۔ایک میزالٹنے کی آواز آئی۔شیشے کے ظروف جھنجھنا کر ٹوٹے۔۔۔۔اور بھیٹر اکھٹا ہوگئی۔لوگ میزوں سے اٹھنے لگے۔

گلوریا بھی اٹھی لیکن اپنی جگہ ہی پر کھڑی رہی۔۔۔عمران البتہ دوچار قدم آگے بڑھا مگر پھررک گیا۔ آہتہ آہتہ حالات پھر معمول پر آگئے۔

ویٹر نمبر بارہ گلوریا کی میز کی طرف آرہا تھا۔اس نے ٹرے رکھتے ہوئے ایک طویل

تھیک ہے۔۔۔۔اچھاتھہرو۔گلوریانے گلاس اٹھا کر ہونٹوں تک لے جاتے ہوئے کہا اور پھر اسے ٹرے میں رکھ دیا۔ قریب بیٹے ہوئے لوگ بھی یہ ہیں کہہ سکتے تھے کہ اس نے گھونٹ نہیں لیا تھا۔گلاس ٹرے میں رکھتے وقت اس نے بڑی صفائی سے تھوڑی ہی شراب گرا دی تھی۔

بہرحال پانچ منٹ کےاندرہی اندرگلاس آ دھارہ گیا۔

پھریک بیک اس کا سرمیز سے جالگا۔عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کراسے سیدھا کرنے لگا۔قرب وجواران کی طرف متوجہ ہوگئے۔

مم ۔۔۔۔میری۔۔۔۔طبیعت خراب ہورہی ہے۔گلور یاسینے پر ہاتھ رکھ کر کراہی۔
نچ ۔۔۔۔۔چلو۔۔۔۔اٹھو۔۔۔باہر ہوا۔۔۔۔۔میں عمران ہکلایا۔
اکثر لوگوں نے عمران سے پوچھنا چاہا اور وہ سب کوٹالتا ہوا گلوریا کوسہارا دیکر باہر لے جانے لگا۔ویٹر نمبر بارہ لیکتا ہواان کی طرف آیا۔

کیابات ہے جناب۔اس نے پوچھا۔

یک بیک طبیعت خراب ہوگئ۔عمران اس کے ہاتھ میں پچھنوٹ ٹھونستا ہوا بولا۔واپس آ کر حساب کروں گا۔ تومیں ساری دنیا کو ہلا کرر کھدوں۔

جواب میں گلور یا مسکرائی۔۔۔۔۔لیکن سراسمیگی کے آثاراب بھی اس کے چہرے پر پائے جاتے تھے۔

اب کیا خیال ہے۔اس نے پوچھا۔

تھوڑی تھوڑی شرابٹرے میں گراتی جاؤ۔ خی کہ گلاس آ دھا ہوجائے۔ پھر میں تہہیں سہارا دیکر یہاں سے نکال لے چلوں گا۔۔۔ تہہاراا نداز کچھاس قسم کا ہوگا جیسے تہہیں بالکل ہوش نہ ہو۔

ہم۔۔۔ گلوریا آئکھیں بند کر کے ہنسی اور آہستہ آہستہ پلکیں اوپراٹھائے ہوئے پوچھا۔ تمہارانام کیا ہے۔

ايآئی۔۔۔۔ ڈھمپ۔

وهمپ ---- بيكيابلا ہے۔

میں دراصل نسلاً پر نگالی ہوں۔

مگرشاید پرتگال میں بھی اس قتم کے نام نہیں ہوتے۔

آ ہا۔۔۔۔تب تم ۔۔۔۔۔ پر نگال کے مشہور ڈھمپ خاندان سے واقف نہیں ہو۔تم پر نگال یا پر نگالیوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتیں۔

اونهه چھوڑ و۔۔۔۔ گلوریانے براسامنہ بنایا۔لیکن تم نے مجھے اپناصیح نام نہیں بتایا۔

ہم یہاں سڑک پر جھگڑانہیں کریں گے۔تم میرے ساتھ چلو۔

چلو۔۔۔۔میں کیاتم سے ڈرجاؤں گا۔۔۔۔۔ارے واہ۔۔۔۔چلونا۔

وہ دونوں عمارت میں آئے ۔۔۔۔۔گلوریا اپنی پالتو کا خون کرنے پرآ مادہ ہوگئی

تھی۔اسے شایداب بھی عمران کے بیان پر شبہ تھا۔اس نے تھوڑے سے دودھ میں وہی شراب

ملائی جوسینٹ کی شیشی میں ڈال کر چیری بلوسم سے لائی تھی۔

بلی وہ دودھ پی گئی۔عمران اسے بڑےغور سے دیکھر ہاتھا۔۔۔۔۔پھر دفعتاً اس کی نظر سریاں

گلوریا کی طرف اٹھ گئی۔جس کے ہاتھ میں چھوٹا سا براؤنی پستول تھا۔۔۔۔اور نال اس کی

طرف اٹھی ہوئی تھی۔گلور یامسکرائی۔۔۔۔۔۔عمران بھی جواباً مسکرا کر پھر بلی کی طرف

د کیھنے لگا۔ بالکل اسی انداز میں جیسے پستول پرنظر پڑی ہی نہ ہو۔

میرے ہاتھ میں پستول ہے۔گلور یانے کہا۔

ہاں اچھا خاصا ہے۔ براؤنی کا بیہ ماڈل مجھے پسند ہے۔عمران نے بلی پر سے نظر ہٹائے

بغيركها_

اگریہ بلی نہ مری تو۔۔ گلوریانے کہا۔

تومین تم سے پستول ادھارلیکراسے شوٹ کر دوں گا۔

اگر بلی نەمری واس کے عیوض تمہیں مرنا پڑیگا۔

ww.1001Fun.com

وہ کمپاؤنڈ میں آگئے۔عمران اسے ٹوسیڑ کے قریب لایا اور دروازہ کھول کراہے بٹھا تا ہوا آ ہستہ سے بولا۔ہمیں کئی آ دمی دیکھ رہے ہیں۔لیکن پارکر یہاں موجود نہیں ہے۔ پھر وہ بھی اسٹیرنگ کے سامنے جابیٹھا اور کارپھا ٹک سے گذر کر سڑک پرنکل آئی کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر عمران بولا۔ کرنل جوزف برا آ دمی نہیں تھا۔ کیوں۔۔۔۔میرا مطلب ہے کہ معاملے کا پکا تھا۔

میں اس وقت تک تم سے گفتگونہیں کروں گی جب تک تبہارے بیان کی تصدیق نہ ہو جائے ۔ بعنی بید کہ شراب زہریلی تھی۔

چلومیں خاموش ہو گیا۔اب کچھنہیں پوچھوں گا۔

مجھے میرے گھرلے چلو۔

اپنے گھر نہیں لے جاؤں گا۔ مطمئین رہو۔ عمران نے کہا اور کار کی رفتار تیز کردی۔ وہ رکسٹن اسٹریٹ پہنچ کرگاڑی سے اتر ہے۔۔۔۔عمران کچھسوچ رہاتھا۔ آخراس نے ہاتھ ہلا کرکہا۔

تم جاؤ۔۔۔۔اس شراب کوسی جانور پر آز ماؤ۔۔۔۔میں اپنے گھر جار ہا ہوں۔
کیوں۔۔۔۔میں تمہماری موجودگی میں
ہی تجربہ کروں گی۔ مجھے حیرت ہے کہ کسی نے تعاقب بھی نہیں کیا جبکہ پار کر کے پاس تقریباً
ایک درجن آدمی ہیں۔

گلوریا کچھ نہ بولی۔عمران کہتا رہا۔۔۔۔۔کیاتمہیں اس بات پر شبہ ہے کہ پار کرتمہارا شمن ہوگیا۔کیاتم جانتی ہو کہ وہ شروع ہی سے کرنل جوزف کے پیچھے لگار ہتا تھا۔

تم ۔۔۔۔ پھرتم کچھ بھی نہیں جانتے۔ پارکراور کرنل جوزف ایک دوسرے کے لئے اجنبی نہیں تھے۔وہ مل کرکام کررہے تھے۔

چلوخیرتم کچھ بولیں تو۔ بہر حال وہ تین شقیں میرے حوالے کر دو۔

توتم ہی ان سے کیا فائد ہ اٹھا سکو گے۔ بقیہ کا غذات لا پتہ ہیں۔

تم سے کس نے کہد یا کہ بقیہ کاغذات لا پتہ ہیں۔

وہ پارکرکے پاس تو نہیں ہیں۔

اور شایدوہ تم سے ان کاغذات کا مطالبہ کرتا رہا ہے۔ میرا مطلب ہے کرٹل جوزف کی موت کے بعد سے۔

> ہاں۔۔۔۔ آج وہ جھگڑااسی بات پر ہواتھا۔ اور تمہیں یقین ہے کہ کاغذات کرنل جوزف ہی کے یاس تھے۔

www 1001Fun com

ہزار جانیں قربان ایسی بلی پر۔۔۔ارے یہ تو آئھ مار رہی ہے۔۔۔۔۔وہ بھئی۔۔۔یوں کرتی ہے۔۔۔۔وہ بھئی۔۔۔یوں کرتی ہے۔عمران نے گلور یا کوآئھ ماری اور پھر بلی کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔وہ بیٹھی اونگھر ہی تھی۔ پھر یک بیک اس نے چیخا شروع کردیا۔ پنجوں سے فرش کھر چنے لگی۔ پانچ منٹ بعداسکاجسم بے س وحرکت ہوگیا۔

گلوریا کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں دفعتاً عمران نے ہاتھ بڑھا کراس کا پستول بھین لیا۔

یہ مجھے بہت پسندہے۔اس نے اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ اچھا آؤ معاملے کی بات کرو۔ میں نے اس وقت تم پراحسان کیا ہے۔

گلوریا کچھنہ بولی۔خاموثی سے مردہ بلی کی طرف دیکھتی رہی۔ پھراپنے ہاتھ سے پستول نکل جانے پر بھی وہ کچھنمیں بولی تھی۔ بلکہ اس کے چہرے پرایسے آثار بھی نہیں نظر آئے تھے جو کسی قتم کی تشویش کا پتہ دیتے۔ اس کی آنکھیں تو خوف سے پھیل گئی تھیں اور چہرے پر پھیکا پن پھیل گئی تھیں۔

معامدے کی تین شقیں تہہارے پاس ہیں۔

ہاں۔گلوریانے اس کی طرف دیکھے بغیر کہااور پھریک بیک چونک کر بولی۔تم نے کیا کہا

تھا۔

میں بار بازہیں دہراسکتا۔ کاغذات میرے حوالے کر دو۔ ورنہ وہ لوگ تہہیں زندہ نہیں

کچھ سوچتار ہا پھر مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر بولا۔معلوم ہوتا ہے کہتم اپنی گردن کٹوائے بغیر نہ مانوگی۔

اگرتم کاغذات لے گئے تب بھی میری گردن کٹ ہی جائے گی۔ کیونکہ پارکر کویفین ہے کہ سارے کاغذات میرے ہی پاس ہیں۔

تم اس کی پرواہ نہ کرو۔ تمہاری حفاظت کا ذمہ لیتا ہوں۔ کم از کم میرے سات آ دمی ہر وقت تمہاری حفاظت کریں گے۔

اگر پارکرنے جھلا کر پولیس کواطلاع دے دی تو۔ اس سے پہلے ہی پارکرختم کر دیا جائے گائم مطمئین رہو۔ کرنل جوزف کیول قبل کیا گیا۔گلوریا دفعتاً پوچھ بیٹھی۔

کیونکہ اس کی وجہ سے ایک عورت میمی بڈ فورڈ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مری تھی۔اسے اتن دیر کے لئے بھی ہوش نہیں ایا کہ پولیس اس کا بیان لے سکتی۔ میں لیفٹنٹ راجن سے واقف ہوں جس نے کرنل جوزف کوتل کیا ہے۔وہ میمی کو بیحد چاہتا تھا۔ ابھی اس شہر میں پانچ قتل اور ہوں گے۔

کیوں۔کیامطلب۔

میمی کی موت میں چھآ دمیوں کا ہاتھ تھاان میں سے ایک ختم کردیا گیا۔ پانچ ابھی باقی ہیں۔ مجھے یقین ہے۔

پھروہ کیا ہوگئے۔کہاں گئے۔

اگرتم مجھے دھوکا نہ دینے کا وعدہ کرو۔تو میں تنہیں بتاسکتی ہوں کہ کرنل جوزف نے وہ کاغذات میرے سامنے ہی ایک جگہ چھیائے تھے۔

لیکنتم اسے بھی دھوکا دے کر کچھ کا غذات اسی وفت اڑالا ئی تھیں۔ کیوں کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں۔

نہیں یہ حقیقت ہے۔ میں جانتی تھی کہ نامکمل کا غذات کی قیمت کوئی نہیں دےگا۔لہذا میں نے سوچا تھا کہ وقت پر جب وہ پریشان ہوگا تو میں لگی ہوئی قیمت کا نصف وصول کر کے بقیہ کا غذات اس کے حوالے کر دوں گی۔ میں غلطی پر نہیں تھی وہ مجھے دھوکا بھی دے سکتا تھا۔۔۔۔پھر میں کیا کرتی۔

تم وه کاغذات مجھےدے دو۔

بیکار۔۔۔ پہلے ہمیں ان کا غذات کی فکرن کرنی جائے جوکرنل جوزف کے مکان ہی میں ایک جگہ پوشیدہ ہیں۔

تم ان کی پرواہ نہ کرو۔

وہ کا غذات میں اس وفت دے سکتی ہوں جب آ دھی قیمت۔۔۔۔۔۔ مگرا بھی تک شاید سی بھی ان کا غذات کی کوئی قیمت نہیں لگائی عمران نے کہا۔ چند لمحے تم جھوٹے ہو۔

ہوسکتا ہے۔۔۔۔لیکن شاید میں نے خواب میں دیکھا ہوکہ کرنل جوزف کی خوابگاہ والے غسلخانے سے جوراستہ نیچے گیا ہے۔۔۔۔۔ آ ہا۔۔۔۔۔ وہ راستہ ایک میز تک لے جاتا ہے اور میز کا وہ خفیہ خانہ۔۔۔ بڑا سہانا خواب تھا گلوریا ڈارلنگ۔ پریوں کے شنہرا دے نے خفیہ خانہ۔۔۔۔ بڑا سہانا خواب تھا گلوریا ڈارلنگ۔ پریوں کے شنہرا دے نے خفیہ خانے سے کا غذات برآ مدکر لئے۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔۔ ٹاٹا۔۔۔۔

نہیں بس۔۔۔ پھر سہی۔۔۔ ابھی ہم دونوں بہت دن زندہ رہیں گے۔۔۔۔ ٹاٹا۔۔
انسپکٹر پرویز کا ماتحت سار جنٹ ساجد میجراشرف کی کوشی کی نگرانی کرر ہاتھا۔ کیبٹن فیاض
نے عمران کے بتائے ہوئے پتہ پرقسمت آ زمائی کی تھی۔ یعنی سونیا کی زبان تھلوانے میں
کامیاب ہوگیا تھا۔ بہرحال اب اس کے پاس میجراشرف اور کرنل درانی کے علاوہ تین نام اور
بھی تھے۔

سونیا کواس نے اسی دن گرفتار کر کے ضانت پر رہا کر دیا اور اس سے وعدہ کیا تھا کہ ان
پانچ آ دمیوں کے خلاف اسے سلطانی گواہ بنا کر بری کرادیا جائے گا۔ اور اب ان پانچ آ دمیوں
کی نگرانی ہور ہی تھی۔ کیبٹن فیاض کا خیال تھا کہ اس پر اسرار قاتل پر پہلے ہاتھ ڈالا
جائے ۔۔۔۔۔۔۔پھران پانچ معززین سے نیٹ لیا جائے گا۔ جن کی حیوانیت نے پندرہ
سال قبل ایک عورت کی جان لی تھی۔

تم انہیں جانتے ہو۔

نام بنام مگر تہہیں اس موضوع سے دلچین نہ ہونی چاہیئے۔تم تو بس کام کی بات کرو۔۔۔۔کاغذات۔

تم وعدہ کرتے ہو کہ میری حفاظت کروگے۔

ابھی اوراسی وقت میرے آ دمی یہاں پہنچ سکتے ہیں۔فون ہے تمہارے ہاں۔

ب----

عمران نے اپنے تین ماتحتوں کوفون کیا اور جب وہ فون کر چکا تو گلوریا نے کہا۔تمہاری آ واز کچھ بدلی ہوئی سی معلوم ہور ہی تھی۔

نہیں تو۔۔۔۔۔تہمہیں دھوکا ہوا ہوگا۔۔۔۔اب یہ تین آدمی ہروقت تمہاری نگرانی
کریں گے۔اس وقت تک ریکسٹن اسٹریٹ سے نہیں ہٹیں گے جب تک کہ میں حکم نہ دول۔
پچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد گلوریانے کاغذات عمران کے حوالے کر دیئے ۔لیکن
ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا۔ بقیہ کاغذات بھی تمہیں میری مدد کے بغیر نہیں مل سکیں گے مگر
ابھی جوزف لاج کی طرف جانا بھی خطرناک ہوگا۔ کیونکہ محکمہ سراغرسانی والے عمارت کی نگرانی

اوہ۔۔عمران مسکرایا۔۔۔تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ میں کاغذات وہاں سے حاصل کرچکا ہوں۔

بہرحال سارجنٹ ساجد میجراشرف کی نگرانی کررہا تھا۔ٹھیک پانچ بجشام کو بھا ٹک سے ایک ایسا آ دمی نکلتا ہوا نظر آ یا جس نے اسے بیساختہ چونک پڑنے پر مجبور کردیا۔ اور یہ بلاشبہ وہی آ دمی تھا جس کے لئے محکمہ سراغرسانی کئی دن سے سرگردال تھا۔ اس کی ڈاڑھی بڑھی ہوئی تھی ۔جسم پرسیاہ سوٹ تھا اور آ بھول میں وحشت ۔ وہ گیٹ سے نکل کرفٹ پاتھ سے لگی ہوئی موٹرسائیکل کے قریب آیا اور دوسرے ہی لمحہ میں موٹرسائیکل اسٹارٹ ہوکر سڑک پر فراٹے بھر فراٹے بھر فراٹے بھر فراہی ہی دیر میں وہ بھی اس پراسرار آ دمی کے پیچھے جارہا تھا۔

تقریباً دس منٹ تک تعاقب جاری رہا۔ پھراگلی موٹر سائیکل تھر ٹین اسٹریٹ میں داخل ہوئی۔لیکن وہ زیروروڈ کے چورا ہے سے آ گے نہیں بڑھی۔اسے ٹھیک سونیا کارنر کے سامنے روکا گیا تھا۔ساجد نے اسے موٹر سائیکل سے اتر کرسونیا کارنر میں جاتے دیکھا۔سونیا کارنر کے سامنے ہی ایک دوافروش کی دوکان تھی۔ساجد نے وہاں سے انسکیٹر پرویز کوفون کیا اور پھر باہر آ کرکھڑ اہوگیا۔وہ پر اسرار آ دمی سامنے ہی جیٹے اشاید جیائے آنے کا انتظار کررہا تھا۔

پھر پندرہ منٹ بعد ہی تھرٹین اسٹریٹ میں دو پولیس کاریں آ کررکیں۔ جن پر سلے کانشیبل موجود تھے۔ایک کارمیں کیپٹن فیاض اورانسکٹر پر ویز تھے۔وہ سب سونیا کارنر میں گھس پڑے۔سونیا کاونٹر کے پیچھےتھی اور پارکر کاونٹر ہی پر کھڑا شام کا اخبار دیکھ رہا تھا۔۔۔۔وہ دونوں پولیس والوں کواس طرح گھتے دیکھ کرشششدرہ گئے۔لیکن پولیس والوں کواس طرح گھتے دیکھ کرشششدرہ گئے۔لیکن پولیس والوں کواس طرح گھتے دیکھ کرشششدرہ گئے۔لیکن پولیس والوں کواس طرح گھتے دیکھ کرسششدرہ گئے۔لیکن پولیس والے تواس میز کے

گردگھیراڈال رہے تھے جس پروہ پراسرارآ دمی تھا۔ویسے ایک ایک کانٹیبل ہر دروازے پر بھی جم گیا تھا۔

تم چپ چاپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہوجاؤ کیپٹن فیاض نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

یکس خوشی میں جناب۔اس آ دمی نے ایک طنزیدی مسکراہٹ کے ساتھ یو چھا۔ تم پر کرنل جوزف کے قبل کا الزام ہے۔ کیپٹن فیاض نے کہا۔ پھر سونیا کی طرف مڑکر بولا۔۔۔۔۔ادھر آؤ۔۔۔۔۔دیکھولیفٹنٹ راجن یہی ہے۔

ہاں میں کیفیٹنٹ را^جن ہوں۔

سونیا جوقریب آ چکی تھی بیساختہ بولی نہیں بیلفٹنٹ راجن ہر گرنہیں ہے۔

وہ اپنے دونوں ہاتھ او پراٹھائے کھڑا تھا اور انسپکڑاس کی جامہ تلاثی لے رہاتھا۔ اچا نک اس کے منہ سے ایک ہلکی ہی آ واز نکلی کیونکہ اس نے اس کی پتلون کی جیب سے ایک خنجر برآ مد کرلیا تھا۔ جس کے دستے پرتحریر تھا۔ میمی بدفورڈ۔ اور بیاس خنجر سے مختلف نہیں تھا۔ جو کرنل جوز ف کی لاش میں یا یا گیا تھا۔

کیااب بھی تمہیں کرنل جوزف کے تل سے انکار ہے۔ کیبیٹن فیاض نے طنزیہ لہجے میں چھا۔

قطعی انکارہے۔ آپ اس خنجر پر نہ جائے۔اسے یہیں سے لیا گیا تھا۔ آپ کواسی کارنر

نام بھی بتادیئے جائیں گے۔تم اس میں کامیاب بھی ہو گئے ۔تم نے ابھی کل ہی ان پانچوں آ دمیوں سے پچھتر ہزارروپے وصول کئے ہیں۔کرنل جوزف کا انجام ان کے سامنے تھا۔لہذاوہ ڈر گئے اورانہوں نے تمہاری طلب کردہ رقومات فراہم کرلیں۔

یہ سب کھلی ہوئی بکواس ہے۔ پارکر چیخا اور وہ آ دمی مبننے لگا۔ پھر بولا۔ پارکرتم بالکل گدھے ہو۔ کیاتمہیں یہ بیس معلوم تھا کہ پوسٹ مارٹم کرنے والوں سے کوئی بات پوشیدہ نہیں میں اسی ساخت کے تقریباً ایک درجن حنجرمل جائیں گے۔

كيامطلب ----

یه سونیااور پارکرسے پوچھئے۔

بکواس ہے۔۔۔۔۔پیتہ نہیں بیکون ہے اور کیا بک رہا ہے۔سونیا جھلائے ہوئے لہجے میں بولی۔

اوہو پراسرار آ دمی بولا۔ تم مجھے نہیں پہچانتیں لیفٹنٹ راجن کو۔۔۔جس کی کہانی تہماری ہی زبانی پولیس تک پہنچی ہے۔ نہیں سونیا اتنی بے مروت اور ظالم نہ بنو۔ آخرتم کیوں مجھے پہچاننے سے انکار کررہی ہو۔ ہاں کہہ دومیری جان ۔اس طرح تم اور پار کرصاف چے جاؤ گے۔

کیوں میں نے کیا کیا ہے کہ نچ جاؤں۔ پار کرغرایا۔

تم نے کرنل جوزف کوتل کیا ہے۔ میں وہ خنجریہاں سے برآ مدکرسکتا ہوں۔

آ ہا۔۔۔۔تب تو۔۔۔۔۔بلاشبہ بیآ دمی لیفٹنٹ راجن ہی معلوم ہوتا ہے۔ پارکر

نے سونیا کی طرف مڑکر کہا جس کے چہرے پر شدیدترین الجھن کے آثار تھے۔

مم ۔۔۔۔ میں ۔وہ صرف ہکلا کررہ گئی۔

میری طرف پارکر۔اس آ دمی نے کہا۔ کیاتم نے کرنل جوزف کوان کاغذات کے لئے نہیں قتل کیا تھا جواس نے دفتر خارجہ سے چرائے تھے۔تم نے اسے جوزف لاج کے تہہ خانے گھاگ۔وہ جانتاتھا کہاگراس نے کاغذات تمہارے حوالے کردیئے تو محنت ہی محنت اس کے ہاتھآئے گی۔

یہ بلیک میلر ہے جناب۔ یارکرنے کیپٹن فیاض سے کہا۔خواہ مخواہ ہمیں پھنسانا جا ہتا

ایک رات اس نے ہم پر بروی زبر دستیاں کی تھیں۔

خاموش رہو کیپین فیاض نے اسے ڈانٹا پھرعمران سے بولا۔ جو پچھتم اب تک کہہ چکے ہواس کے لیئے تمہارے پاس کیا ثنوت ہے؟

ثبوت نمبرایک ۔۔ کرنل جوزف کے طے خانے میں ان لوگوں کی انگیوں کے نشانات ملے ہیں۔ ثبوت نمبر دو۔ یہاں سے میمی بڑ فورڈ کے نام کے تقریباایک درجن خنجر برا مدکیئے جا سکتے ہیں ثبوت نمبرتین گلوریا کارٹر جوسلطانی گواہ بھی بن سکتی ہے۔اور پھرسب سے بڑی بات یہ ہے کیبین فیاض کہ یہ محکمہ خارجہ کا کیس ہے اور مجھے ان دونوں کے وارنٹ محکمہ خارجہ کے توسط سے ملے ہیں کیاتمہیں یا نہیں کہ سرسلطان بھی موقع واردات پر موجود تھے اورانہوں نے مجھے خاص طور سے طلب کیا تھا اس لیئے ۔ان وانٹوں پرایکشن لو ورنہ نتیج کے زمے دارتم رہو

فیاض کا منہ لٹک گیا ۔ ۔لیکن وارنٹ دیکھنے کے بعدان دونوں کے بھتکڑیاں لگانی ہی پران ۔ یار کر بیتحاشا گالیاں بک رہاتھا مگر کانشیبلوں نے جلد ہی اس کی زبان بند کر دی،

رہتی۔تم نے لاش کو برف میں رکھ کراسے سرٹ نے سے تو بچالیا تھالیکن پیرنہ سوچ سکے کہ پوسٹ مارٹم اس طرح نہیں ہوتا جس طرح کوئی حکیم نبض دیکھتا ہے۔اور پھرتم نے دوسرا گدھا بن خیر چھوڑ و۔۔۔۔۔دوسرا گدھا پن تو شایدا نہائی ذہین قاتل سے بھی سرز دہوجا تا۔وہ ہرگزیہ نہ سوچنا کہ خوابگاہ میں کرنل کے جوتے پاسلیپر موجود ہیں پانہیں اگراسے جوتے پاسلیپر نہ ملتے تو وہ مقتول کے شفاف تلووں میں تھوڑی سی مٹی ہی لگا دیتا۔

تم کون ہے۔ دفعتاً فیاض نے گرج کر یو چھا۔

اس پراس خبط الحواس آ دمی نے اپنی ڈاڑھی نوچنی شروع کر دی۔

تم ۔ فیاض کا منہ جیرت سے کھل گیا کیونکہ اب اس کے سامنے احمقستان کا شہرادہ عمران كقرامنه بسورر ماتفابه

ارے بیتو وہی بلیک میلر ہے۔اچا نک سونیا ہسٹریائی انداز میں چیخی۔ اوہ۔۔۔تم ہو۔ پارکردانت پیس کر بولاتم نے اس رات مجھے ذخمی کردیا تھا۔کیکن آج میرے ہاتھوں سے پچ کرکہاں جاؤں گے۔

گلوریا کے گھر جاؤں گا۔جوابھی تک زندہ ہے۔ چیریز بلوسم کی وہ شراب و ہیں رہ گئے تھی۔ چیریزبلوسم کا بارٹنڈ راور ویٹرنمبر بارہ بھی نہیں چے سکیں گے۔تمہارے کام کیے ہی ہوتے ہیں یارکر۔اورابھی توشمہیں ان غیرملکی جاسوسوں کا پیۃ بھی بتانا پڑے گا جن کے ہاتھ تم دفتر خارجہ کے کاغذات فروخت کرنے والے تھے۔ کرنل جوزفتم لوگوں سے ڈرتا ضرورتھا مگرتھا بڑھا بہنوئی۔۔عمران سر ہلا کر بولا۔ میں اس ادمی کا بہنوئی عمران سر ہلا کر بولا۔ میں اس ادمی کا بہنوئی عمران سر ہلا کر بولا۔ میں اس ادمی کا بہنوئی ہوجانے کا ارادہ کررہا تھا لیکن اس نے مجھے گلوریان کے ساتھ دیکھ لیا۔ لیے موقع پر منہ بھیر لینا چاہیئے تھا۔

تم کرو گے شادی؟ سرسلطان نے مسکرا کر پوچھا۔۔ارے اب کیا کروں گا شاد یوالد صاحب بیچارے بوڑھے ہونے کاوا نے ہیں ۔نظر بھی کمزور ہوگئ ہے لہزامیراسہرااتنی ڈفائی سے نہ دیھے سیس کے جتنی صفائی سے دس سال پہلے دیھے سکتے تھے۔اور میں اسے اپنی تو ہیں سمجھتا ہوں کہ کوئی عینک لگا کرمیراسہرادیکھے۔

ارے کمبخت تو کسی کو چگوڑ تا بھی ہے؟

کیا کروں جناب بے دل ہی ایسا ہے کہ سی کونہیں چھوڑ نا چا ہتا خیر صاحب۔۔۔ہاں اس غیر ملکی سفار تخانے کے خلاف کیا کروائی ہوسکے گی جواس معاہدے کا مسودہ خرید ناچا ہتا تھا اس کے خلاف فی الحال کوئی کروائی نہیں ہوسکتی ۔ کیونکہ مسودہ وہاں تک پہنچا ہی نہیں۔ اس کے خلاف فی الحال کوئی کروائی نہیں ہوسکتی ۔ کیونکہ مسودہ وہاں تک پہنچا ہی نہیں۔ اب میں اس قصے کو یہیں ختم کر دینا چا ہتا ہوں۔۔۔حتی کہ عدالت میں یہ بھی جہ ظاہر ہونے دیا جائے کہ ان کا غزات کی نوعیت کیا تھی ۔ اسی میں بہتری ہے۔ عمران خاموش ہوگیا پھر سر سلطان نے کچھ دیر بعد پوچھا۔ عمران خاموش ہوگیا پھر سر سلطان نے کچھ دیر بعد پوچھا۔ عمران خاموش ہوگیا پھر سر سلطان نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

گلوریا کارٹ سرسلطان کے پیر پکڑے رور ہی تھی۔ عمران نے بدفت تمام اسے ہٹایا۔ تہماری گلوخلاصی اس صورت میں ہوسکتی ہے کہ سلطانی گواہ بن جاؤ۔ عمران نے کہا۔ مجھے سی بات سے عزر نہ ہوگا جنا ب گلوریا نے سسکتے ہوئے کہا۔ لیکن عدالت میں تمہارے منہ سے بینہ نگلنے پائے کہ اس معامدے کا تزکرہ سرسلطان نے کیا تھا۔

نہیں عمران صاحب مجھی نہیں۔اییانہیں ہوگا۔

تھوڑی دیر بعدوہ محکمہ خارجہ کے ادمیوں کی نگرانی میں حوالات کے لیئے روانہ کردی گئی۔
تم نے مجھ پریہ دوسر ابڑا احسان کیا ہے۔ سر سلطان بھرائی ہوئی اواز میں بولے۔
ارے بس جائے جنا بمیر اکیرئیر برباد ہوگیا۔ ایک ایسے ادمی نے مجھے گلویرا کے ساتھ دیکھالیا جس کا میں ۔۔۔وہ ہونے کا ارادہ کررہا تھا۔۔

کیا ہونے کا ارادہ کررہے تھے؟

ارے۔۔۔وہ کیا کہتے ہیں۔۔۔اسے شوہر کی بہن۔۔۔کے بھائی کے شوہر۔۔ بہن اہر۔۔۔۔

ہپ بھول گیا۔۔۔کیا۔۔۔ہےوہ۔۔ٹوئی۔۔منوئی۔۔مٹو۔ارے وہ شوہرکوکہا کہتے ہیں؟

بنوئی۔نہ جانے کیابسکواس کررہے ہوتم۔سرسلطان مسکرائے۔

1,001 Free Urdu Novels

آم درون کی درون کی The End	خز	;
----------------------------	----	---

www.1001Fun.com

جی نہیں سب سے پہلے یہ رول پارکر ہی کے ایک ادمی نے اداکیا تھا۔ جب میں سونیا سے ان پانچوں ادمیوں کے متعلق معلوم کر چکا تو میں ہے سوچا کہ اس ک بیان کی تصدیق کر لی حجے لہزامیں نے فیاض کو اس بات پر امدادہ کر لیا کہ وہ سعیدا بادوالے پولیس اسٹیشن کے سینڈ افیسروالی کہانی اخبارات میں شائع کر ادے۔ مقصد بیتھا کہ اس طرح میں ان پانچوں ادمیوں کا رقمل دکھے سکوں۔ اسکا طریقہ یہی ہوسکتا تھا۔ کہ میں اس پر اسرارا دمی کی سی شکل بناکر دمیوں کا ردمی اس نے بہی کیا اور مجھے سوفیصد کا میا بی ہوئی۔ وہ مجھے دکھے کر سراسیمہ ہوئے مگرسونیا اور اس کے سمانتھی پہلے ہی ان سے پھر ہزار وصول کر چکے تھے۔ بہر حال اب شاید کیر پی بھی تھی کر؛ ہے گا۔

مگریة بر۔۔۔اور خبر کا اسکینڈل خوب رہا۔ سرسلطان نے پچھسوچتے ہوئے کہا۔ویسے اگرتم نہ ہوتے تو یہ کیس سے سینجل بھی نہسکتا مگریہ تو بتاؤ کہ بڈفورڈ والی لایئن سے س طرح ہٹ گئے تھے۔

جولیا واٹر نے طے خانے میں انگلیوں کے پچھ نشانات دریافت کیئے تھے اور اس کے ساتھیوں ہی کی انگلیوں کے نشانات تھے۔ یہیں سے میں نے کیس کے متعلق اپنے نظریات کیسر بدل دیئے۔۔۔ویسے نظریات بدلنے کے لیئے وہ کاغزات ہی کافی تھے۔وہ خجر ہی کافی تھاجسے ٹھنڈی لاش میں ٹھونسا گیا تھا جناب اب اجازت دیجیئے عمران اٹھ گیا نجانے کیوں وہ پچھا کتایا اکتایا سانظرا رہا تھا۔